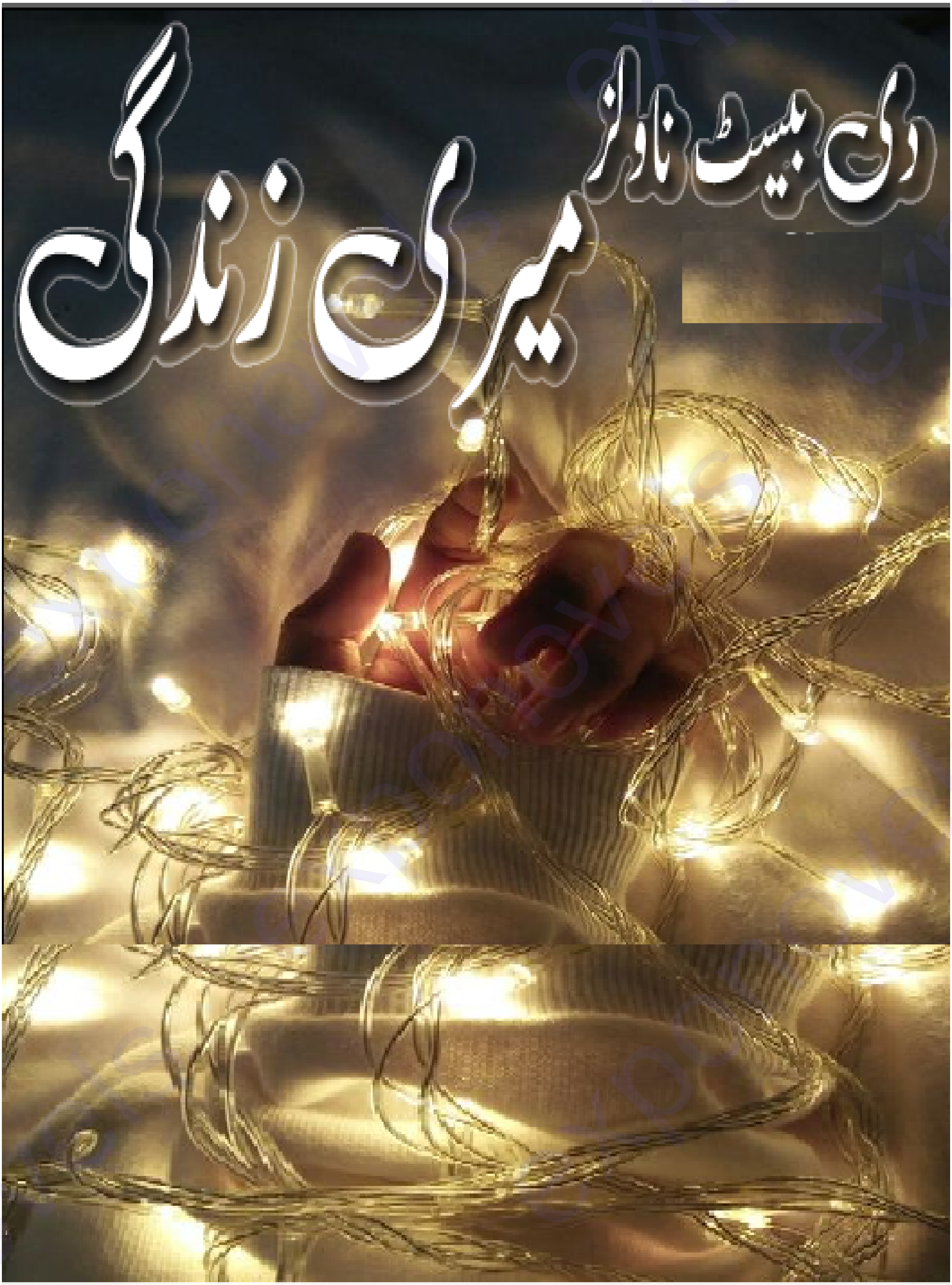
دی بیسٹ ناولز
میری زندگی

میری زندگی

دی بیسٹ ناولز

"آیت بیٹا آپ یہ رائتہ اور سیلڈ ڈائننگ ٹیبل پر لگاؤ ہم کھانا لے کر آرہے ہیں۔۔۔۔جاؤ شاباش"

آیت جو کچن میں چیئر پر بیٹھی نائلہ بیگم کے سیل پر اپنی فرینڈ ثانیہ سے بات کررہی تھی۔اُن کی آواز سن کر ثانیہ کو خدا حافظ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے ماما جان میں لے جاتی ہوں۔آپ دونوں بھی جلدی سے آجائیں"

آیت نے دوپٹہ ٹھیک سے سر پر جماتے ہوئے کہا تو نائلہ بیگم نے مسکرا کر اثبات میں سے ہلایا۔

آیت نے سمن شاہ سے ٹرے پکڑی اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

اس وقت لاؤنج میں صرف بی جان اور عالم شاہ ہی موجود تھے۔آیت کو آتا دیکھ بی جان مسکرائیں اور صوفے سے اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف آئیں۔

اُنہیں اٹھتا دیکھ عالم شاہ بھی ٹیبل کی طرف بڑھا۔

دونوں نے اپنی کرسیاں سمبھال لیں۔ آیت ابھی بیٹھی ہی تھی کہ اسے اپنی کرائم پارٹنر کا خیال آیا جس نے اسے سونے سے پہلے کہا تھا کھانے کے وقت مجھے اٹھا دینا۔ آیت جلدی سے اپنی کرسی پیچھے کے کہ اٹھی اور اوپر والے پورشن کی طرف بڑھ گئ۔

🖤🖤🖤

"عروش اٹھو کھانا لگ گیا ہے"

آیت عروش کے کمرے میں آئی اور اُسے جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔ لیکن مجال ہے جو اس محترمہ کی نیند پر ذرہ برابر بھی اثر پڑا ہو۔ جب کافی دیر کوشش کے بعد بھی عروش نہ اٹھی تو آیت نے سائڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھایا اور سارا ہی اُس پر انڈیل دیا۔

آہ۔۔۔ ہئےاللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آیت کمینی۔۔۔۔ مجھے سارا گیلا کر دیا۔۔۔ اب تم" "دیکھو ذرا۔۔۔ میں تمہارے ساتھ کرتی کیا ہوں

وہ جو مزے سے خواب دیکھ رہی تھی اس اچانک افتاد اور بوکھلا کر اٹھی اور آیت کو گھورتے ہوئے بغیر اپنی حالت دیکھے اُس کے پیچھے بھاگی۔

آیت جلدی سے لاؤنج میں پہنچی اور بی جان کو پکڑلیا۔

"بی جان مجھے اپنی اس چوڑیل پوتی سے بچا لیں پلیز"

آیت بی جان میں تقریباً گھستی ہوئی بولی تو بی جان نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور سیڑیھوں کی طرف دیکھا جہاں عروش میڈم بغیر دوپٹے کے سیاہ شلوار قمیص میں مکمل بھیگی ہوئی تیزی سے آیت کی طرف آرہی تھی۔ بی جان نے اُس کا حلیہ دیکھا اور پھر بے اختیار نظر عالم شاہ پر ڈالی جو سنجیدگی سے اپنے سیل میں گم تھا۔

بی جان آج آپ اس کی سائڈ نہیں لینگی آپ کو پتہ ہے میں سوئی ہوئی تھی اور اس نے "
"سارا پانی کا جگ میرے اوپر ڈال دیا۔ ۔ آج یہ مجھ سے نہیں بچ سکتی

عروش نے خونخوار نظروں سے آیت کو دیکھتے ہوئے بی جان کو بتایا۔

"اچھا بس عروش آپ چپ چاپ کھانا کھاؤ، یہ لڑایاں تو آپ دونوں کی ہمیشہ چلتی رہیں گی"

سمن شاہ نے عروش کو ڈپٹتے ہوئے کہا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ آیت کو گھورتی ہوئی بے بسی سے ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"عروش یہ سونے کا وقت ہے جو آپ اب اٹھ کر ائی ہیں"

عالم شاہ نے ہوا پنے منیجر سے بات کر رہا تھا۔ اب بات کر کہ موبائل سائڈ پر رکھا اور عروش سخت لہجے میں عروش سے مخاطب ہوا۔ لیکن جب نظر عروش کے وجود پر گئی تو غصے سے اُس کی رگیں تن گئیں۔

"دوپٹہ کہاں ہے آپ کا"

اُس کی کرخت آواز اور عروش نے ایک نظر سہم کراُس پر ڈالی اور پھر رونی صورت بنا کر مدد طلب نظروں سے اپنی ماما کو دیکھا۔ توانہوں نے اِسے اٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ عروش بغیر عالم شاہ کو جواب دیئے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

"بیٹا رات کو میں نے ہی اُس سے کچھ کام کروانے تھے تو دیر تک وہی کرتی رہی ہے اسی لیے اب اٹھی نہیں تو روز آنہ بچیوں کو جلدی اٹھا دیتی ہوں میں اور دو پٹے کے بارے میں میں سمجھا دوں گی اُسے تم ناراض مت ہونا ابھی بچی ہے"

سمن شاہ نے بات سنبھالنے کی کوشش کی تو عالم نے سے ہلایا۔

"جی بہتر لیکن آئندہ میں ان دونوں کو دو پٹے کے بغیر نہ دیکھوں آپ جانتی بھی ہیں کے لڑکیاں یوں بلکل اچھی نہیں لگتیں، اور اتنی بھی بچیاں نہیں ہیں 20 سال کی تو ہیں ہی دونوں اس عمر میں لڑکیاں پورے پورے گھر سمبھال لیتی ہیں، لیکن آپ لوگوں نے انہیں ابھی تک بچیاں ہی بنایا ہوا ہے"

عالم شاہ نے ایک گہری نظر آیت پر ڈالتے ہوئے کہا تو وہ جو آرام سے کھانا کھا رہی تھی اُس کی بات پر نظریں جھکا گئی اور سمن شاہ جواُس کے بلکل پاس ہی بیٹھی تھیں اُن کا ہاتھ سختی سے تھام لیا توانہوں نے اس کے ہاتھوں کو اپنی ہاتھوں میں لے کر اسے تسلی دی۔

ہاں بچے میں بھی سوچ رہی تھی اب ان دونوں کو گھرداری سیکھنی چاہیے۔۔۔ماشاللہ سے " دونوں جوان ہیں اب۔۔۔ سمن اور نائلہ اب کل سے تم دونوں انہیں بھی کام پر لگاؤ" بی جان نے عالم شاہ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے اپنی بہوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تواُن دونوں نے بھی سے ہلائے اور سب کھانے کی طرف متوجہ ہوئے۔ جبکہ آیت خاموشی سے اٹھ کر ٹرے میں کھانا نکالنے لگی کیونکہ جانتی تھی اب عروش بھوک سے کے رہی ہوگی لیکن نیچے نہیں ائے گی اور ویسے بھی اُسے منانا بھی تھا تو وہ کھانے کی ٹرے لیے اُس کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

🖤🖤🖤

یہ ہے شاہ حویلی جو کے لاہور شہر سے تھوڑی باہر واقع ہے۔ اس میں چھ نفوس قیام پذیر ہیں۔

صالحہ شہ (بی جان) کے دو بیٹے تھے بڑے بیٹے اذلان شاہ جن کی شادی بی جان نے اپنی پسند سے سمن شاہ سے کی جو ایک بہت اچھی بیوی اور بہو ثابت ہوئیں۔ اُن دونوں کے دو بچے ہیں بڑا بیٹا عالم شاہ جو 28 سال کا ہے عالم شاہ نے پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اپنے

باپ چچا کے بزنس کو سمبھالا ہوا ہے اور ساتھ ساتھ سیاست میں بھی حصہ لے رہے ہے۔ ہے تحاشا خوبصورت ہیزل براؤن آنکھیں، سفید رنگت، گھنے براؤن بال، کھڑی مغرور ناک اور خوبصورت انابی لب، ہلکی موچھیں اور بیرڈ چھ فٹ تین انچ قد۔۔۔ مردانا وجاہت کا بھرپور شاہکار۔۔۔ وہ کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا۔۔۔

اُس کے بعد اُن کی بیٹی عروش شاہ جو ابھی 20 سال کی ہونے ہی ولی ہے۔ وہ بھی بہت پیاری سی ہے نارمل قد کاٹھ کی چھوٹی سی لڑکی۔

اُس کے بعد بی جان کے دوسرے بیٹے سارم شاہ نے اپنی پسند سے شادی نائلہ بیگم سے کی جنھوں نے اُن کے زندگی میں آتے سب کے دل جیت لیے۔ اُن دونوں کی بس ایک ہی بیٹی آیت شاہ ہے ہو 20 سال کی ہو چکی ہے۔ گلابی اور سفید رنگت، ڈارک براؤن آنکھیں گھنی پلکیں، گھنیں سیپڑ بھویں پتلی سے ناک اور گلابی بھرے بھرے ہونٹ، گول شفاف چہرہ جبکہ بائیں گال پر پڑتا ڈمپل اُس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتا تھا۔ کمر تک اتی براؤن بال اور نارمل سا قد نہ زیادہ موٹی نا پتلی۔ وہ بیشک کھڑے کھڑے کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتی تھی۔۔۔ اُسے بچپن سے ہی پڑھنے جا بہت شوق تھا لیکن ان دونوں کا کالج ختم ہوتے ہی عالم شاہ نے مزید پڑھائی سے منع کر دیا تھا۔۔ اُس کے کافی احتجاج کے بعد بھی جب وہ بھی مانا تو وہ بھی خاموش ہو گئی۔

اُس کی پیدائش کے کچھ ماہ بعد اذلان شہ ماہ اوم شاہ کسی ایکسڈنٹ میں وفات پا چکے تھے ۔ اُس وقت حویلی پر صفِ قیامت بچھا تھا۔ شاہ حویلی سے دو دو جنازے اٹھائے گئے تو بی جان اپنے جوان بیٹوں کی موت پر دل کو تھام کر رہ گئیں۔

لیکن پھر آہستہ آہستہ انہوں نے ہمت کی اور سب کو سمبھالا۔ جب عالم شاہ 22 سال کا ہوا اور آیت شاہ 14 سال کی تھی تب بی جان کے فیصلے پر اُن دونوں کا نکاح کر دیا گیا۔ اور پھر عالم شاہ نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اپنی ذمداریوں کو سنبھالنا شروع کر دیا

بی جان کو سب بچے ہی بہت پیارے تھے انہوں نے عالم اور آیت کو اسی لیے جوڑا تا کہ آیت ہمیشہ اُن کی نظروں کے سامنے رہے۔۔۔ اب انہیں بس عروش کی ہی فکر تھی لیکن یہ تو دستورِ دنیا ہے کے بیٹیاں پرائی ہی ہوتی ہیں تو وہ بھی خاموش ہو جاتیں۔۔۔

🖤🖤🖤

آج وہ دونوں صبح سے بی جان کے لیکچر سن رہی تھیں۔ جنہوں نے صبح پانچ بجے ہی ملازمہ کو بھیج کرانہیں اٹھا دیا تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد بی جان ان دونوں کو لون میں لائی تھیں۔ اور تب سے لے کر ابھی تک وہ انہیں سمجھا رہی تھیں کے اچھی لڑکیاں کیسی ہوتی ہیں۔ سارا دن ماؤں کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہیں۔ صبح سویرے اٹھتی ہیں۔ دوپٹہ سر سے اترنے ہی نہیں دیتیں اور پتہ نہیں کیا کیا۔ عروش تواب مرنے والی ہو رہی تھی۔

آخر کار نائلہ شاہ اور سمن شاہ کو لون میں آتا دیکھ دونوں نے سکھ کا سانس لیا۔

"بی جان آپ ناشتے میں کیا لیں گی؟"

نائلہ شاہ نے کہتے ساتھ آیت کو دیکھا جو محترمہ بال کھلے ہی چھوڑ کر آئی بیٹھی تھی۔

بیشک سر کو اچھے سے ڈھانپ رکھا تھا مگر اُس کے بال لمبے ہونے کی وجہ سے دوپٹے سے نیچے تک نظر آتے تھے۔ اب بھی وہ کمر تک کھلے پڑے تھے۔

کئی دفعہ عالم شاہ سے ڈانٹ بھی سنی تھی اُس نے کے اُسے نہیں پسند اُس کا یوں بال کھول کے گھومنا۔ حالانکہ گھر میں سب ہی عورتیں تھیں اور وہ خود مرد تھا بھی تو اُس کا محرم۔

مگر گھر میں کافی مرد ملازم تھے۔ اسی لیے وہ احتیاط رکھتا تھا۔

لیکن آیت تو اُس کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتی تھی۔

نائلہ شاہ نے اُس کی کرسی کے پیچھے آ کر دوپٹہ اُتار کر اُسے دیا اور خود اُس کے بالوں کی چٹیا بنانے لگیں۔

"آج تم دونوں ناشتہ ہرگز نہیں بناؤ گی، ان دونوں نے کیا ساری زندگی پھوہڑ ہی رہنا ہے، آج میں حبیبہ (ملازمہ) سے کہہ دیتی ہیں وہ انہیں بتاتی رہے گی ساتھ ساتھ، یہ دونوں ہی سب کا ناشتہ بنائیں گی"

بی جان میں تھوڑی سختی سے کہا تو سمن شاہ اور نائلہ شاہ نے پہلے ایک نظر ایک دوسرے پر ڈالی پھر سمن شاہ نے آگے بڑھ کر بی جان کا ہاتھ تھاما اور اُن کے پاس ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئیں۔

"بی جان ابھی سے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے، ہماری آیت نے تو ہمیشہ ہی یہیں رہنا ہے ہمارے پاس تو ہم دونوں ہیں نہ اور ہم نہ بھی رہیں تو یہ جو اتنے ملازم ہیں یہ اسی لیے تو ہیں کے ہماری پھول جیسی بچی کو کام نہ کرنے پڑیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور بات رہی عروش کی تو انشاء اللہ اس کے نصیب بھی اللہ اچھے کرے گا ہاں۔۔ تھوڑا بہت اِسے سکھا دیں گے تاکہ اگلے گھر کوئی مشکل نہ ہو اِسے باقی اللہ ہے نہ وہ بہتر کرے گا"

سمن شاہ نے آیت کو پیار کرتے ہوئے بی جان سے کہا تو آیت کے لبوں پر شرمگین مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ عروش نے منہ بنایا۔

"میں بھی کہوں کہ یہ دونوں کچھ کرتی کیوں نہیں ہیں وہ تواب پتہ چل رہا ہے کے یہ تم لوگوں کی دی ہوئی شہ پر سب کچھ ہو رہا ہے ان کہ کیا قصور جب مائیں ہی انہیں یہ سکھا رہی ہیں۔۔۔۔۔"

بی جان نے خفگی سے کہا تو وہ چاروں ہی مسکرانے لگیں۔

"اچھا میری پیاری بی جان اب بس کریں نا۔۔۔۔۔ آپ پتہ نہیں کیوں لالہ کی باتوں کو سیریس لیتی ہیں۔۔۔۔۔۔ سب کو پتہ ہے اُنہیں تو بس غصّہ کرنے کی عادت ہے"

عروش اٹھ کر بی جان کے گلے میں بانہیں ڈالتی لاڈ سے بولی تو انہوں نے بھی اس کی پیشانی چومی۔ پھر وہ سب اٹھ کے اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

🖤🖤🖤

رات کو آیت اپنے لیے کافی بنانے کچن میں ائی۔ سب لوگ سو رہے تھے۔ اُسے پتہ نہیں کیوں اس وقت کافی کی کریوینگ ہوئی۔ ابھی اُس نے فرج سے دودھ کا جگ نکالا ہی تھا کے کھٹکے کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو ما نوسکتہ ہوگیا۔ عالم جو لون میں ایکسر سائز کر رہا تھا

کچن سے آواز سن کر اس طرف آیا تو اتنے دونوں بعد اس دشمن جان کو اکیلا دیکھ کر اُس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"و۔۔۔وہ۔م۔۔۔میں کافی۔۔ب۔۔بنانے۔۔۔ائی۔تھی"

آیت نے جلدی سے وضاحت د   یا پتہ وہ بغیر کسی وجہ کے ہی ڈانٹ دے۔

جبکہ اُسے سنجیدگی سے اپنی جانب آتا دیکھ آیت کو انجانے سے خوف نے آن گھیرا۔

عالم شاہ نے قریب آ کر اُسے زور سے خود میں بھینچ لیا۔اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

میری جان آپ نہیں جانتیں کے آپ کو خود میں سمانے کے لیے میں کتنا ٹرپ رہا" تھا،۔۔۔۔اُس دن کہا تھا نا کے رات کو اپنے روم کا دروازہ لوک مت کیجئے گا۔۔۔میں "آؤں گا۔۔۔۔۔۔تو پھر کس کی اجازت سے آپ نے دروازہ لوک کیا۔۔۔ہاں

عالم شاہ نے پہلی بات نرمی سے کی لیکن پھر اس کی کچھ دن پہلے کی حرکت یاد آئی تو غصے سے بولا۔

وہ نازک جان جو پہلے ہی اس افتاد پر کانپ رہی تھی اُس کے غصہ کرنے پر ہچکیوں سے رونے لگی۔

"عالم۔۔۔۔۔عالم پلیز چھوڑیں۔۔۔۔مجھے"

آیت نے اپنے ناخن عالم شاہ کے کندھوں پر مارے اور ساتھ روتے ہوئے کہا۔ تو عالم شاہ نے اپنے جذبات پر قابو پایا اور اُس کی گردن کو دانتوں میں دباتے پیچھے ہو گیا۔ وہ جو اپنی ہوش و حواس کھونے لگی تھی اُس کے پیچھے ہوتے ہی اُسے کندھوں سے تھام لیا۔ تو عالم شاہ نے بھی اُس کی کمر گرد بازو لپیٹے اور اپنے سہارے پر کھڑا کیا۔ اور ایک ہاتھ سے اُس کی آنکھوں سے شفاف موتی چنے جو باہر آنے کو بیتاب تھے۔

"اس مزاحمت اور رونے کی وجہ جان سکتا ہوں؟، جانِ عالم"

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے کرخت لہجے میں کہا تو آیت نے بے ساختہ اُس کی آنکھوں میں دیکھا لیکن اُن آنکھوں میں غصّہ دیکھ کر جلدی سے اپنی نظریں جھکا لیں۔ جبکہ ہچکیاں ابھی بھی جاری تھیں۔

"م۔۔مم۔مجھے۔۔۔آپ۔سے ڈر۔۔۔ل۔۔۔۔لگتا۔۔ہے"

اُس نے منمناتے ہوئے کہا۔ آنکھیں پھر سے بھرنے لگیں تو عالم شاہ مسکرا دیا۔۔۔اور جھک کر اُس کی گلابی رخسار پر شدت سے اپنے لب رکھے۔

"میرا نازک سا ہے بی۔۔۔۔کیوں ڈر لگتا ہے مجھ سے؟ میں تو آپ کو کچھ بھی نہیں کہتا"

عالم شاہ نے اسکے کانپتے لبوں اور انگوٹھا پھیرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔۔۔آیت نے اپنے لبوں پر سے اُس کا ہاتھ ہٹانا چاہا لیکن عالم نے دوسرے ہاتھ سے اُس کی دونوں کلائیاں سختی سے پکڑلیں۔

آپ۔۔۔آپ۔۔ہر وقت۔۔غُصّہ۔۔کرتے رہتے۔۔۔ہ۔۔ہیں۔۔اور مجھے" ڈانٹتے۔۔۔بھ۔۔۔بھی۔۔ہیں۔۔۔اور مجھ سے باقی سب کی۔۔۔طرح۔۔۔پیار "بھی۔۔۔نھ۔۔نہیں کرتے

آیت نے معصومیت سے شکوے کیے تو عالم شاہ کو اپنا آپ بے ایمان ہوتا نظر آیا۔دل تو چاہ رہا تھا اسی وقت اُس کو خود میں سمولے۔۔۔

اُووو میری جان کو اتنے شکوے ہیں اپنے شوہر سے۔۔۔میں ہر وقت کہاں غصّہ رہتا" ہوں یار، سارا دن تو آفس ہوتا ہوں اور اگر غصّہ ہوتا بھی ہوں تو آپ کے فائدے کے لیے ہوتا ہیں چندہ۔۔۔آپ جانتی ہیں نہ لڑکیوں کے عزت کانچ جیسی ہوتی ہے کسی کی ایک بات کہہ دینے سے ہی داغدار ہو جاتی ہے، بس اسی لیے میں آپ دونوں پر تھوڑی سختی کرتا ہوں، بیشک ہمارے گھر میں کوئی غیر مرد نہیں ہی لیکن یہ ملازم بھی تو غیر ہیں نا۔۔۔۔میں نہیں چاہتا کے آپ پر کسی کی بھی بری نظر پڑے۔۔لیکن آپ دونوں آرام سے بات سمجھتی ہی نہیں ہیں تو اس لیے تھوڑی سختی کرنی پڑتی ہے مجھے، اور جہاں

تک بات ہے پیار کی تو بس یہ الیکشن ہو جائیں پھر بی جان سے رخصتی کے بات کرتا
"ہوں۔۔۔۔۔پھر جی بھر کر پیار کروں گا اپنے بیبی کو۔۔۔۔ ہمم؟
عالم شاہ نے اپنے جذبات پر بندھ باندھتے ہوئے پیار سے اُسے سمجھایا اور آخری بات اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے کی تو آیت کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔پھر جب اپنی نازک کلائیاں اُس کی سخت گرفت میں دکھتی محسوس ہوئیں تو اس نے رونی صورت بنا کر اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

"چھوڑیں نا مجھے درد ہو رہا ہے"
آیت نے بیچارگی سے کہا تو عالم شاہ نے اُس کے بازو چھوڑے اور اُس کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتا اُس کی طرف دیکھنے لگا۔

"چندہ آپ تو کچھ زیادہ ہی نازک ہیں۔۔۔کیسے برداشت کریں گی میری شدتیں اپنے اس ملائم وجود پر۔۔۔۔۔۔۔خیر اب کھایا پیا کریں اور اپنے آپ کو تیار کریں کیونکہ وہ وقت اب دور نہیں جب آپ میری پناہوں میں بے بس ہوں گی۔۔۔۔اور یاد رہے اُس دن میں یہ نازک مجازی ہر گز برداشت نہیں کروں گا سو بی ریڈی"
عالم شاہ نے سنجیدگی سے کہا تو آیت شرم سے مرنے والی ہو گئی۔۔۔

وہ کرسی سے اپنا دوپٹہ اٹھا کر کافی بھلائے کچن سے بھاگ گئی۔ تو عالم شاہ بھی مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

🖤🖤🖤

"بی جان میں سوچ رہی تھی کے عالم سے بات کرتی ہوں کے آفس سے وقت نکال کر بچیوں کو شاپنگ پر لے جائے۔۔۔۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے دونوں کو گھر سے باہر نکلے۔ سارا سارا دن بیچاریں بور ہوتی رہتی ہیں، نہ کوئی پڑھائی، نہ سیل ہیں ان کے پاس، نہ ہی کسی دوست کے ہاں آنا جانا تو اچھا ہے کے ایک دفعہ عالم خود انہیں لے جائے، گھوم پھر بھی لیں گی اور شاپنگ بھی کر لیں گی دونوں"

سمن شاہ نے بی جان کے کمرے میں آ کر کہا تو نائلہ شاہ جو اُن کی ٹانگیں دبا رہی تھیں۔

انہوں نے بھی اس بات سے متفق ہو کر اثبات میں سر ہلایا۔

"کر کے دیکھ لو بات عالم سے مجھے تو نہیں لگتا لے جائے گا۔ ابھی کل ہی تو اُس نے حویلی پر مزید سکیورٹی بڑھائی ہے کے الیکشن کی وجہ سے اُس کے دشمن اُس کی بُو سونگھتے پھر رہے ہیں۔۔۔ لیکن پھر بھی تم ایک دفعہ کوشش کر لو"

بی جان اٹھتے ہوئے بولیں اور اُنہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ تو وہ بھی بیڈ کے پائنتی پر ٹک گئیں۔ بی جان کچھ دیر سوچتی رہیں پھر ایک گہرا سانس لے کر اُن دونوں کی طرف سنجیدگی سے دیکھا۔

"تم لوگوں نے آیت کی رخصتی کے بارے میں کیا سوچا ہے"

بی جان نے نائلہ شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سمن شاہ تو مسکرا دیں جبکہ نائلہ شاہ کو لگا ان کا دل ابھی بند ہو جائے گا۔ جتنا بھی ڈانٹ ڈپٹ لیتیں اکلوتی اولاد سے محبت بھی تو بہت تھی۔ بیشک اُس نے بس ایک کمرے سے دوسرے کمرے جانا تھا پھر بھی یہ تکلیف ایک ماں ہی محسوس کر سکتی ہے۔

حالانکہ وہ جانتی تھیں عالم سے بہتر لڑکا چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملتا۔ مگر بچپن سے اتنے لاڈوں سے پالا تھا تو اب خود سے الگ کرنے کا سوچ کر ہی اُن کی سانس رک رہی تھی۔

ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

"لیکن بی جان آیت ابھی بہت چھوٹی ہے یوں اچانک۔۔۔ کیسے"

وہ بے بسی سے بولیں جب کے انکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے۔ تو سمن شاہ نے اُن کا دکھ سمجھتے اُنہیں خود سے لگا یا۔

"بیٹا ماؤں کو تو اولاد ہمیشہ چھوٹی ہی لگتی ہے۔۔۔۔ ھممم۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن کبھی نہ کبھی بیٹیوں کو رخصت کرنا تو ہوتا ہے نہ۔ اور ہماری آیت نے تو یہیں رہنا ہے تمہارے پاس اور عالم بھی اُس کا بہت خیال رکھے گا تم بے وجہ پریشان نہ ہو"

بی جان نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا تو اُنھوں نے اپنے آنسو صاف کیے ابھی وہ کچھ کہتیں کے دھڑام سے دروازہ کھلا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئیں۔

"یہاں کون سا گول میز کانفرنس جاری ہے؟ ہم آپ لوگوں کو پوری حویلی میں تلاش کر رہی ہیں اور آپ تینوں یہاں بیٹھی ہیں"

عروش نے بیڈ پر چڑھتے بی جان کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔ تو بی جان محبت سے اُس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔ جبکہ آیت صوفے پر بیٹھ گئی۔ نائلہ بیگم محبت لٹاتی نظروں سے آیت کو دیکھنے لگیں۔

سمن شاہ خاموشی سے اٹھیں اور آیت کے پاس جا کر بیٹھیں اور اُسے سینے سے لگا لیا۔ تو آیت نے بھی مسکرا کر اُن کے گرد باہیں پھیلا آئیں۔

"ماما میں نوٹ کر رہی ہوں آپ آیت کو مجھ سے زیادہ پیار کرنے لگی ہیں میں تو سوتیلی ہوں نہ آپ کی"

عروش نے منہ بنا کے کہا تو سمن شاہ مسکرا دیں۔ ابھی اُنھوں نے لب کھولے ہی تھے کے اُن کی نظر نائلہ شاہ پر گئی جن کی آنکھوں سے آنسو ضبط کے باوجود پھر سے چھلک پڑے تھے۔ اُنہیں روتا دیکھ آیت فوراًاُن کی طرف بڑھی۔ کیونکہ اُس نے اُنہیں اس سے پہلے کبھی بھی روتا ہوا نہیں دیکھا تھا۔

"ماما کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔۔آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔۔۔۔مجھے بتائیں نہ ماما جان"

آیت اُن کے آنسو صاف کرتی ! تو وہ اُنہوں نے آیت کی خود میں بھینچ لیا اور اُس کے منہ پر دیوانہ وار پیار کرنے لگیں۔ پھر اُس سے علیحدہ ہو کر اپنی آنسو صاف کیے اور نم آنکھوں سے مسکرا کر اُس کی جانب دیکھا۔

کچھ نہیں ہوا بیٹا،، بس دیکھ رہی تھی میری آیت کتنی بڑی ہو گئی ہے اور مجھے پتہ بھی نہیں چلا" وہ اُس کی گال سہلاتے ہوئے بولیں تو آیت نے حیرانگی سے اُن کی طرف دیکھا۔

"ماما اس میں رونے کی کیا بات ہے، اور ویسے بھی میں اتنی بڑی بھی نہیں ہوئی دیکھیں

چھوٹی سی تو ہوں میں"

اُس نے آخر میں شرارت سے کہا تو وہ سب مسکرانے لگیں۔

🖤🖤🖤

وہ سب یونہی باتیں کررہی تھیں کے ملازمہ نے آکر عالم شاہ کی آمد کی اطلاع دی تو بی جان نے اُسے یہیں بلانے کا کہا۔ عروش جو ریلیکس سی لیٹی ہوئی تھی اپنے لالہ کے انے کا سن کر سیدھی ہو بیٹھی اور دوپٹہ ٹھیک کیا۔ جبکہ آیت بھی بیڈ پر چڑھ گئی کے اگر صوفے پر بیٹھتی تو وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ جاتا۔ کیونکہ کمرے میں کوئی اور جگہ نہیں تھی بیٹھنے کی۔

آیت یار تم تو صوفے پر ہی بیٹھ جاؤ نا یوں سب بیڈ پر بیٹھیں گی تو یہ نہ ہو بیڈ ٹوٹ ہی "جائے"

عروش نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا تو آیت نے اُسے کہنی ماری۔ بی جان بھی مسکرا دیں۔

عالم شاہ سلام کرتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو سب کو جمع دیکھ کر حیران ہوا۔ اور آگے بڑھ کر بی جان کے آگے سر جھکایا تو اُنھوں نے اس کے ماتھے اور پیار کیا۔ آیت جو بلکل بی جان کے پاس بیٹھی تھی اُسے جھکتا دیکھ جلدی سے پیچھے ہوئی۔ پھر سب کو مسکراہٹ دباتے دیکھ خفگی سے سر جھکا گئی۔ بی جان سے دعائیں لے کر وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھی سمن شاہ کے پاس آکر بیٹھ گیا اور بازو پر سے کوٹ اُتار کر صوفے کی پشت پر ڈالا۔

آیت نے ایک نظر بھر کراُس کی جانب دیکھا جواس وقت تھکن سے چور تھا لیکن بے تحاشا ہینڈسم لگ رہا تھا۔ بال ماتھے پر بکھرے تھے اورٹائی ڈھیلی کی ہوئی تھی جبکہ آنکھوں میں تھکاوٹ صاف دکھ رہی تھی۔ آیت کووہ اتنا پیارالگا کے دل بے تحاشا دھڑکنے لگا۔

عالم جوکب سے اُس کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا بال ٹھیک کرنے کے بہانے چہرے کے آگے ہاتھ کر کے آیت کی طرف مسکرا کر دیکھا اور ایک آنکھ ونک کی تو آیت شرم سے نظریں جھکا گئی۔

وہ بھی مسکراتا ہوا سیدھا ہو بیٹھا اور بی جان کی جانب متوجہ ہوا۔

"کہیں بی جان آپ نے بلایا تھا"

🖤🖤🖤

وہ سنجیدگی سے بی جان سے مخاطب ہوا۔ سمن شاہ نے بی جان کی طرف اشارہ کیا کے ابھی رخصتی کی بات مت کریں۔ بچیاں بیٹھی ہیں۔ تو بی جان نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہاں بچے وہ ہم سوچ رہی ہیں کے تم عروش اور آیت کو شہر لے جاؤ انہیں کچھ خریداری "
بھی کروا دینا اور گھوما پھرا بھی دینا بچیاں سارا دن گھر میں اُداس سی رہتی ہیں باہر نکلیں گی تو
ذہن فریش ہوں گے انکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اگر تمہیں بہتر لگے تو۔۔۔۔۔انہیں
"موبائل فون بھی لے کر دے دو چلو ان کے دل بہل جائیں گے

بی جان نے آخری بات کہہ تو دی تھی لیکن اب اُس کے تاثرات دیکھ رہی تھیں۔ جبکہ
آیت اور عروش تو مانو ہواؤں میں اڑنے لگی تھیں۔ مطلب اُن کی بی جان میں اُن کے لیے
اتنا سوچا۔۔۔۔ لیکن اب وہ دونوں بھی عالم شاہ کو دیکھ رہی تھیں کو وہ کیا کہتا
ہے۔۔۔ کیونکہ ہونا تو وہی تھا جو وہ کہتا۔

بی جان آپ جانتی ہیں نا پہلے ہی میں بہت مصروف ہوں آفس بھی سنبھالنا ھوتا ہے اور "
ساتھ ساتھ ایلکشن کی تیاریاں بھی چل رہی ہیں تو ابھی اس معاملے میں، میں کچھ نہیں کر سکتا
اور اگر انہیں کچھ ضروری چاہیے بھی تو مجھے لسٹ بنا دیں میں منگوا دوں گا لیکن ایسے حالات
میں ان کا باہر جانا مجھے ٹھیک نہیں لگتا۔۔۔ اور جہاں تک بات ہے موبائل فون کی تو وہ بھی
"انہیں نہیں مل سکتے۔۔۔ یوں کنواری لڑکیاں کے پاس موبائل فون ہونا مناسب نہیں لگتا
وہ انتہائی سنجیدگی سے بولا تو بی جان بھی خاموش ہو گئیں۔ جبکہ اُن دونوں کے منہ ہی لٹک
گئے تھے۔ مطلب اتنی نہ انصافی۔

"دیکھ لیا تم نے اپنے جلاد لالہ کو۔۔۔۔ ہنہ۔۔۔کتنے ظالم ہیں ہمیں تو تقریباً قید ہی کر رکھا ہے"

آیت نے منہ بنا کر عروش کے کان میں سرگوشی کی تو اس نے گھور کے اِسے دیکھا۔

"تو تمہاری اندر کی بیوی مر گئی ہے کیا۔۔۔جا کر احتجاج کرو کہ بھئی ہم بھی انسان ہیں۔۔۔۔۔بلکہ تم کیا کرو گی۔۔۔۔ابھی دیکھو میرا کمال"

عروش نے چٹکی بجائی اور اٹھ کے عالم کے ساتھ صوفے پر جا بیٹھی۔ اپنے دونوں بازو اس کے بائیں بازو پر لپیٹ کر لاڈ سے اُس کی طرف دیکھا۔ تو عالم شاہ نے پیار سے اُس کے بالوں پر لب رکھے۔

"لالہ دیکھیں پلیز بیشک سیل نہ لے دیں لیکن ہمیں شاپنگ پر تو آپ لے جا سکتے ہیں نا یاد کریں لاسٹ ٹائم ہم پورے دو سال پہلے گئیں تھیں شاپنگ پر آپ کے ساتھ، اتنا ٹائم ہو گیا ہے، ہم نے کبھی آپ سے کوئی ضد نہیں کی تو پلیز پلیز ہمیں لے جائیں نا دیکھیں ہم گارڈز کو ساتھ لے جائیں گے اور اللہ خیر کرے گا کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔دیکھیں لالہ مان جائیں نا"

عروش نے اتنے لاڈ سے کہا تو عالم شاہ نے اثبات میں سر ہلایا اور عروش کے گرد باہیں پھیلاتے اسے خود سے لگا لیا۔

ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں کل پرسو تک چلیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بی "

"جان آپ نے کچھ اور بھی کہنا ہے یہ میں اب چلوں

وہ پیار سے کہتا کوٹ اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا اور بی جان کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔ تو اُنھوں نے کچھ سوچ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

عالم شاہ کے کمرے سے باہر جاتے ہی آیت بھاگ کر عروش کے پاس ائی اور اُس کے گلے لگ گئی۔

واہ عروش یار آج میں تمھیں سچ میں مان گئی۔۔۔۔اب چلو جا کر کل کے لیے لسٹ "

"بناتے ہیں کے کیا کیا لینا ہے

آیت نے پر جوشی سے کہا تو عروش بھی اُس کے ساتھ جھومتی باہر نکلی۔

پیچھے وہ تینوں ان کے بچپنے پر مسکرا دیں۔ بی جان اُنہیں ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دیتیں وضو کے لیے اٹھ گئیں تو نائلہ اور سمن شاہ بھی رات کا کھانا دیکھنے کچن کی طرف بڑھیں۔۔۔۔

🖤🖤🖤

"چلو آیت مردان خانے سے لالہ کو بلا لاتی ہیں، اُنھوں نے کہا تھا چھ بجے جائیں گے، چھ تو بج گئے ہیں لگتا ہے لالہ مہمانوں میں بزی ہیں تو بھول ہی نہ گئے ہوں"

عروش نے اپنے ہینڈ بیگ میں ٹشو رول رکھتے ہوئے زپ بند کی اور اُسے لاؤنج کے صوفے پر ہی رکھ کر آیت سے بولی۔

آیت جو گہری سوچ میں گم تھی اُس کی بات پر حیرانگی سے اُس کی طرف دیکھا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو۔۔۔۔ جانتی نہیں ہو اپنے لالہ کو اُنھوں نے سختی سے منع کیا ہوا ہے کے مردان خانے میں کوئی عورت بھی قدم نہ رکھے بیشک کوئی ملازمہ ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بہن میرا تو اس ٹائم ڈانٹ کھانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ہاں اگر تمہارا ارادہ ہے تو، یو کین گو"

آیت نے سہولت سے انکار کیا اور اٹھ کر کچن کی طرف جانے لگی کہ عروش نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے روکا۔

"آیت یار کچھ نہیں ہوتا نہ ہم کسی ملازم کو بول کر لالہ کو بلا لیں گی خود کمرے میں داخل نہیں ہوں گی تو لالہ نہیں ڈانٹیں گے۔۔۔۔ اب دیکھو ٹائم چھ سے اوپر ہو رہا ہے یہ نہ ہو لالہ لے بھی نہ جائیں اور کل یا پرسو تو ویسے بھی اُنھوں نے پانچ دنوں کے لیے اسلام آباد جانا ہے تو پھر شاپنگ پر جانے کہا موقع نہیں ملنا۔۔۔ اب چلو بھی"

عروش نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا تو دونوں مردان خانے کی طرف بڑھیں۔

ابھی وہ مردان خانے کے لاؤنج میں داخل ہوئی تھیں کے سارے ملازم اُنہیں دیکھ نظریں جھکا گئے۔ عروش نے آگے بڑھ کر ایک ملازم کو عالم شاہ کو بلانے بھیجا۔

ابھی ملازم کو گئے دو منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کے ملازم کی بجائے عالم شاہ آندھی طوفان بنا ایک کمرے سے نمودار ہوا۔ اُن دونوں کو یوں صرف دو پٹوں میں مردان خانے میں پایا تو ملازمین کو وہاں سے جانے کو کہا اور خود شعلہ اُگلتی نظروں سے اُن دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

آیت تو اُسے یوں دیکھ کر پیچھے ہو گئی۔

"تم دونوں بچیاں ہو کیا کہ ہر بات سمجھانی پڑے گی تم لوگوں کو، یہ سارا دن جو اچھلتی رہتی ہو نہ یہ اب چھوڑ دو اور دونوں تائی اور ماما کا ہاتھ بٹایا کرو اب کوئی چھوٹی بچیاں نہیں رہی تم لوگ۔۔۔۔۔ اور آج کے بعد مجھے تم دونوں مردان خانے کے قریب بھی نظر آئیں نہ تو جان لے لوں گا دونوں کی سمجھیں"

عالم شاہ کی دھاڑ پر آیت تو تقریباً عروش کے پیچھے چھپ گئی جبکہ عروش خود اپنے لالہ کو اس قدر غصے میں دیکھ کانپ کر رہ گئی۔

و۔۔۔وہ۔۔لالہ۔۔۔ہم۔تو"

"بس۔۔۔۔۔۔آپ۔۔کو۔۔ب۔۔۔بلانے۔۔ا۔آئیں۔۔۔تھیں۔و۔۔وہ

آخر عروش ہی ہمت کرتی کانپتے ہوئے بولی۔۔۔

"ملازم مر گئے تھے جو مجھے بلانے تم دونوں ہی آن پہنچی ہو"

اس دفعہ وہ عروش کے پیچھے چھپی اُس نازک جان کو گھورتا ہوا بولا تھا۔جو اُس کی نظریں خود پر محسوس کر کے مرنے والی ہوگئی تھی جبکہ اتنی دیر سے ضبط کیے ہوئے آنسو گلابی نرم و ملائم رخساروں پر بہ نکلے تھے۔

اُس کی حالت غیر ہوتے دیکھ عالم شاہ نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔کیونکہ جانتا تھا کے وہ جو اُس کی سخت نظریں برداشت نہیں کر سکتی تھی یہ لہجہ کیسے برداشت کرتی۔۔۔

اچھا فلھال تم دونوں جاؤ میں تھوڑی دیر تک آ رہا ہوں اور آئندہ خیال

"رکھنا۔۔۔۔ہمم۔؟

وہ اس بار کچھ نرم آواز میں مخاطب ہوا تو عروش نے سر ہلایا اور دونوں واپس زنان خانے کی طرف چل پڑیں۔۔۔

عالم شاہ تو اُن کی حرکت پر بلبلا کر رہ گیا تھا۔کیسے وہ اس کے اتنا منع کرنے کے باوجود بھی مردان خانے میں آگئی تھیں۔لیکن فلحال اُس نے اپنا غصّہ دبا لیا تھا کیونکہ ابھی وہ اُنہیں

یہاں سے بھیجنا چاہتا تھا اسی لیے تھوڑا سا ڈانٹ کر بھگا دیا۔ اس وقت مردان خانے میں اُس کے کئی خاص مہمان ائے ہوئے تھے تو اُن کا سوچتے وہ اپنے غصے پر قابو پاتا دوبارہ اندر کی طرف بڑھا۔

🖤🖤🖤

"آیت خدا کا نام لو یار پلیز چپ کر جاؤ ماما مجھے ہی ڈانٹیں گی"
وہ دونوں وہاں سے سیدھا زنان خانے کی پچھلی طرف بنے لون میں آئیں تھیں اور آیت عالم شاہ کے غصے کو یاد کرتے روئے جا رہی تھی۔ جبکہ عروش کو ٹینشن تھی کے جب عالم شاہ بی جان لوگوں کو بتائے گا تو اِن دونوں کی تو خیر نہیں۔ وہ جانتی تھی حویلی آ کر عالم شاہ نے ان پر غصے سے پھٹنا تھا۔ لیکن وہ ہمت سے کام لے رہی تھی اور تقریباً دس منٹ سے روتی آیت کو تسلی کروا رہی تھی۔ جب آیت کے چپ ہونے کے کوئی اثرات نظر نہ آئے تو بے بسی سے بولی۔ آیت نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

مم۔۔۔میں نے کہا تھا نات۔۔۔تمہیں کُک۔۔۔۔کے نہیں جاتے تم میری بات مان "لیتی ت۔۔۔۔تواب یہ نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔۔اُنھوں نے کتنا ڈانٹا ہے مجھے اوراب پھر سے "ڈ۔ڈا۔۔۔ڈانٹیں گے

آیت پھر سے روتی ہوئی بولی تو عروش نے اس کے آنسو صاف کیے اوراُس کی طرف دیکھا۔

"اچھا یار پتہ ہے غلطی میری ہے،اب اٹھو چلیں حویلی یہ نہ ہولالہ آ چکے ہوں"

عروش نے منت بھرے لہجے میں کہا تو آیت بھی کرسی چھوڑ کر اٹھ گئی اور دونوں اندر داخل ہوئیں۔جہاں لاؤنج میں سب موجود تھے جبکہ عالم شاہ بپھرے ہوئے شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا۔

اگر آپ لوگوں سے یہ نہیں سمبھلتیں تو مجھے کہیں میں ابھی ان کا بندوبست کرتا "

"ہوں۔۔۔۔اب گئی کہاں ہیں یہ دونوں ؟

ابھی وہ غصے سے غرا رہا تھا کے ان کو اندر آتے دیکھ مزید بھڑکا۔آیت تو بھاگ کر سمن شاہ میں چھپنے والی ہوگئی۔جبکہ عروش بھی خاموشی سے نائلہ شاہ کے پہلو میں نظریں جھکا کر کھڑی ہوگئی۔۔کیونکہ اس وقت بی جان کے نزدیک جانا خطرے سے خالی نہیں تھا۔اُن کے چہرے سے ہی لگ رہا تھا وہ بھی عالم شاہ جتنی بھڑکی بیٹھی ہیں۔

"یہاں آؤ دونوں فوراً"

عالم شاہ بولا نہیں چیخا تھا۔ عروش نے ایک نظر آیت کو دیکھا جو کانپتی ہوئی سمن شاہ کے سینے میں چھپی بیٹھی تھی۔ عروش نے مدد طلب نظروں سے نائلہ شاہ کو دیکھا تو اُنھوں نے ایک نظر بی جان پر ڈالی پھر عالم شاہ کی طرف متوجہ ہوئیں۔

عالم بیٹا معاف کر دو بچیوں کو دیکھو یہ شرمندہ ہیں۔۔۔۔۔اور ہم سمجھا یں گی انہیں آئندہ "
"یہ ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گی

نائلہ شاہ نے عالم کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا تو عالم شاہ نے ایک سخت نظر روتی ہوئی آیت اور ڈالی۔۔۔ سمن شاہ جب سے اُسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں مگر وہ بس روئے جا رہی تھی۔ عالم نے اُس کا خود سے اتنا ڈرنا محسوس کر کے اتنے غصے میں بھی مسکراہٹ دبائی۔ پھر سنجیدگی سے نائلہ شاہ کی طرف دیکھا۔

چچی آپ لوگ کیا سمجھائیں گی انہیں جب ان کے پاس دماغ ہیں ہی نہیں۔۔۔۔۔جب میں " نے کہا تھا کے میں لے جاؤں گا شاپنگ پر تو ان کا مجھے بلانے وہاں پہنچ جانے کا مقصد؟.....انہیں ایک دفعہ کی کہی بات سمجھ نہیں آتی نا۔۔۔کہ مردان خانے تک ہی پہنچ گئیں۔۔۔کیا نام ہے اُس جگہ کا مردان خانہ مطلب مردوں کی جگہ وہاں یہ کیا سوچ کرائی

تھیں۔۔۔وہ بھی بغیر چہرہ چھپائے بغیر کسی چادر کے میرا تو سوچ کر ہی خون کھول رہا ہے
"کے سب ملازمین نے انہیں دیکھا ہو گا۔۔۔۔
عالم شاہ کو پھر سے غصّہ ہوتے دیکھ عروش کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگے۔ تو بی جان کو ہی اُن پر رحم آیا۔
"اچھا عالم بس کرو بچے اب آئندہ یہ خیال رکھیں گی۔۔۔ ہمم"
بی جان نے عالم شاہ سے کہا تو اُس نے بھی دونوں کی حالت کے پیش نظر خود کو کنٹرول کیا۔ سمن شاہ کے اشارے پر ملازمہ اُس کے لیے پانی کا گلاس لے ائی تو اُس نے دو گھونٹ بھر کر واپس ملازمہ کو پکڑا دیا۔۔۔ تو سمن شاہ نے وہی گلاس ملازمہ سے لے کر روتی بلکتی آیت کے منہ سے لگایا تو عالم شاہ کو سکون سا ملا۔۔۔
پھر عالم شاہ نے آگے آکر عروش کو خود سے لگایا جو پہلی دفعہ یوں رو رہی تھی۔ جو بھی تھا اُس کو اپنی بہن بہت پیاری تھی اُس کی آنکھوں میں آنسو تو وہ برداشت کر ہی نہیں سکتا تھا۔ عالم شاہ نے اُس کے آنسو صاف کیے۔
"اچھا بس میری جان چپ کرو اب اور اگر شاپنگ پر جانا ہے تو بھاگ کے چادریں لے آؤ"
عالم شاہ نے محبت سے کہا تو عروش بھی آنسو صاف کر کے مسکرانے لگی اور شاپنگ کا سن کر اوپر چادریں لینے بھاگی۔ تو سب اُس کی سپیڈ پر مسکرا دیے۔

پھر عالم شاہ کے اشارہ کرنے پر نائلہ شاہ آیت کی طرف بڑھیں جس نے رونا تو بند کر دیا تھا مگر ہچکیاں اور کپکپاہٹ ابھی تک جاری تھی۔ یہی نزاکت تو نائلہ شاہ کو پریشان کرتی تھی۔

"آیت میری گڑیا جاؤ چہرے کو اچھے سے دھو کر آؤ پھر شہر کر لیے نکلو بیٹا اب کافی وقت ہو گیا ہے تو واپسی پر زیادہ رات نہ ہو جائے پھر یونہی مشکل ہو گی"

نائلہ شاہ نے پیار سے اُس کے بال سمیٹتے ہوئے کہا تو وہ جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

ایک نظر اٹھا کر عالم شاہ کو دیکھا جو اب لاتعلق سا اپنے سیل میں مصروف کھڑا تھا اور پھر سنجیدگی سے نائلہ شاہ کی طرف دیکھا۔

"نہیں ماما جان۔۔۔۔ مم۔۔۔مجھے نہیں ج۔۔۔جانا کہیں بھی۔۔۔"

اُس کی بات پر سمن شاہ نے اُس کی طرف دیکھا۔

"آیت اٹھو بیٹا بس اب۔۔۔۔۔ حالت دیکھو اپنی کیا بنا لی ہے آپ نے۔۔۔ باہر جاؤ گی تو فریش ہو جاؤ گی بچے۔۔۔۔۔ جلدی سے چہرہ درست کر کے آؤ اپنا"

سمن شاہ نے پیار سے اُسے سمجھایا۔

"نہیں تائی مجھے کہیں نہیں جانا میں بہت تھک گئی ہوں اب کچھ دیر روم میں ریسٹ کروں گی آپ عروش کو بھیج دیں ان کے ساتھ"

وہ اپنی بات کہہ کر اٹھی اور سیڑھیوں کی جانب جانے کے لیے عالم شاہ کے پاس سے گزرنے ہی لگی تھی کے عالم شاہ نے اُس کی کلائی زور سے پکڑی۔

وہ جو کب سے اس کے بار بار انکار کرنے پر اپنی غصے کو قابو کیے کھڑا تھا۔ اُس کی بد لحازی پر اچانک غصے میں آیا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے ہاں ؟ سمجھ نہیں آ رہی ماما اور چچی کیا کہہ رہی ہیں ؟ چپ چاپ چادر پکڑو اور چلو میرے ساتھ"

وہ سختی سے بولا اور سامنے سے اتی عروش کے ہاتھ سے ایک چادر تھام کر اُس کی جانب بڑھائی تو آیت کی آنکھیں پھر سے بھرنے لگیں۔ اس نے نم آنکھوں سے نائلہ شاہ کو دیکھا جو خود عالم شاہ کے غصّہ ہونے پر پریشان تھیں لیکن خاموش کھڑی تھیں۔

"مم۔۔۔مجھے نہیں آنا"

وہ پھر سے ڈھٹائی سے بولی تو عالم شاہ اُس کی ہٹ دھرمی پر مزید تیش میں آیا۔

"مجھے سختی پر مجبور مت کرو اور چپ چاپ یہ چادر اوڑھو"

وہ اپنی گرفت مزید سخت کرتا ہوا بولا تو آیت کو لگا اس کی کلائی ٹوٹ جائے گی۔

آیت نے بغیر کسی کے جانب دیکھے چادر پکڑی اور اچھے سے اپنے گرد اُوڑھی۔

عالم شاہ عروش کو اُسے لانے کا اشارہ کرتے خود باہر پورچ کی طرف چلا گیا۔ تو وہ دونوں بھی اُس کی پیروی میں لاؤنج سے نکلیں۔۔۔

"پتہ نہیں آیت کو کیا ہو گیا ہے پہلے تو وہ کبھی ایسے ناراض نہیں ہوئی"

بی جان نے نائلہ شاہ اور سمن شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آج آیت بہت زیادہ ہی دکھی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ ہے ہی اتنی نازک کہاں برداشت کر سکتی ہے کسی کی سختی، عالم کو بھی تو ایسا غصّہ آیا ہوا تھا کے ایک دفعہ تو میں بھی ڈر گئی تھی"

"سمن شاہ نے سنجیدگی سے کہا تو بی جان نے سر ہلایا اور وہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگیں۔۔۔

🖤🖤🖤

وہ لوگ ابھی شہر پہنچے تھے۔ سارے راستے وہ تینوں خاموش رہے، عروش کے اسرار کرنے پر آیت کو مجبوراً فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا پڑا تھا۔ جبکہ گارڈز کی ایک گاڑی اُن کے آگے تھی اور دوسری پیچھے۔

عالم شاہ نے پیکیجز مال کی پارکنگ میں گاڑی پارک کی اور اُن دونوں کو اترتا دیکھ بولا۔

"میں تم دونوں میں سے کسی کا بھی نقاب اُترانا دیکھوں"

عالم شاہ نے تنبیہہ کی تو عروش سر ہلاتی اتر گئی۔ آیت ابھی کار کا دروازہ کھول ہی رہی تھی کے عالم شاہ نے اچانک اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا اور اُس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرلیا۔ آیت شاہ کی سانسیں تیزی سے اپنی سانسوں میں اتارتے پیچھے ہوا

"ایم سوری مائی لائف"

آیت جو گہرے گہرے سانس لیتی اپنا تنفس درست کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی سرگوشی پر اُسے دیکھا۔ پھر شرم سے سرخ پڑتی نظریں جھکا گئی اور تیزی سے باہر نکلی۔ تو وہ بھی باہر آیا اور اُنہیں ساتھ لیے آگے بڑھا اُس کی بائیں جانب عروش تھی اور دائیں جانب آیت۔ وہ دونوں ہی اُس کی ہمراہی میں خود کو بے پناہ محفوظ محسوس کر رہی تھیں۔ دونوں کو کسی کی پریشانی نہیں تھی کیونکہ اُن کا محرم اُن کے ساتھ تھا۔

وہ مال میں داخل ہوئے۔ سب سے پہلے عالم اُنہیں ایک لیڈیز کپڑوں کی شاپ میں لے گیا۔۔۔

اور پھر وہ دونوں آگے اگے تھیں اور عالم اُن کے پیچھے۔ دونوں نے جب ڈھیروں شاپنگ کرلی تو عالم نے اُنہیں ریسٹورینٹ سے کھانا کھلایا۔

ابھی وہ واپسی کے لیے نکل ہی رہے تھے کہ سمن شاہ کی کال دیکھ کے عالم نے اُنہیں گاڑی میں بیٹھنے کا کہا اور خود کال اٹینڈ کر کے سیل کان سے لگایا۔

"عالم بیٹا تمہاری بی جان کہہ رہی ہیں کے آج رات تم لوگ گاؤں کے لیے نہ نکلو دیکھو نا بچے اب ساڑھے گیارہ ہو رہے ہیں تم لوگ تھک بھی گئے ہو گے تو شہر میں اپنے بنگلے پر ہی رات گزار لو صبح واپس آ جانا"

اُنھوں نے عالم کو سمجھایا تو اُس نے دو چار اور باتیں کیں اور گاڑی میں آ بیٹھا۔ جب اُس نے اُن دونوں کو بتایا تو دونوں ہی اُداس ہو گئیں کیونکہ اُنہیں یوں اتنی دیر حویلی سے باہر رہنے کی عادت ہی کہاں تھی۔ لیکن مجبوری کے تحت دونوں خاموش ہو گئیں۔۔۔

🖤🖤🖤

بنگلہ کافی خوبصورت تھا اور کافی بڑا بھی۔ عالم شاہ نے حویلی کے علاوہ بھی دو بنگلے بنوا رکھے تھے۔ ایک یہاں لاہور میں اور دوسرا اسلاماباد کیونکہ اُسے اکثر ان دو شہروں میں رات گزارنی پڑتی تھی اور اُسے ہوٹلز میں رہنا پسند نہیں تھا۔

عالم شاہ نے ملازمہ کو اُن دونوں کو کمرے دکھانے کا کہا اور خود اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جب ملازمہ نے آیت کو اُس کا کمرہ دکھایا تو اُسے وہ بہت پسند آیا۔ وہ ڈارک گرے تھیم کا بڑا سا کمرہ تھا جس میں ایک جہازی سائز بیڈ اور ایک تھری سیٹر صوفے کے ساتھ ایک ٹیبل رکھی تھی اور سامنے دو چیئرز رکھی تھیں۔ ایک سائڈ پر ڈریسنگ ٹیبل تھی۔ جبکہ ایک دیوار پر ریکس بنے تھے جن میں خوبصورت ڈیکوریشن پیس پڑے تھے اور دیوار پر بڑے سائز کا ایل سی ڈی لگا تھا۔ آیت کو پہلی نظر میں ہی وہ کمرہ اتنا پسند آیا کے اُس نے حویلی میں اپنا کمرہ بلکل ایسا ہی بنوانے کا ارادہ کر لیا۔

فلحال وہ بہت تھک گئی تھی تو واشروم گئی اور منہ ہاتھ دھو کر بالوں میں برش کیا اور اے سی چلا کے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔ تھکاوٹ کی وجہ سے اسے کچھ دیر میں ہی گہری نیند نے آن گھیرا۔

۔

۔

ابھی اسے سوئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کے وہ ایک ڈراونے خواب سے ڈر کر اٹھ بیٹھی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ اُس کی نظر گھڑی پر گئی تو ابھی رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے۔ اُسے یاد آیا کے وہ اپنی حویلی میں نہیں ہے تو بے ساختہ اُسے ایک نئے خوف نے آن گھیرا۔ ڈر کی وجہ سے اُس کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے۔ وہ باہر جانے سے بھی ڈر رہی تھی اور اندلیتی بھی خوف سے کانپ رہی تھی۔ اُس نے ڈر کی وجہ سے کے کر خود پر کمفرٹر اچھے سے لپیٹ لیا جبکہ اتنی کولنگ نے بھی اُس کا جسم پسینے سے بھیگنے لگا۔۔۔ وہ بے تحاشا رونے لگی اور اچانک اٹھ کر باہر بھاگی اُس نے لمبی قطار میں بنے کمروں میں سے اپنے سامنے والے کمرے کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو وہ اندر سے لوک تھا۔۔۔ وہ روتی ہوئی زور زور سے دروازہ کھٹکانے لگی۔

تبھی دروازہ کھلا اور سامنے کچی نیند سے جاگا عالم کھڑا تھا۔۔۔ لیکن اُسے یوں روتا دیکھ عالم شاہ کی نیند بھک سے اڑی۔۔۔ ابھی وہ کچھ سمجھتا کے آیت بغیر دوپٹے کے بھاگ کر اُس کی بانہوں میں سما گئی اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تو عالم بھی سمجھ گیا کے وہ کسی خواب سے ڈری ہے۔

عالم شاہ نے اُس کے گرد حصار باندھا اور اُس کی کمر سہلانے لگا۔

"آیت بس میری زندگی۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا میری طرف دیکھیں تو سہی"

عالم نے اُس کا ڈر دور کرنے کی خاطر پیار سے کہا اور اُسے خود سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی مگر وہ بس اُس سے چپکی روئے جا رہی تھی۔

"عا۔۔۔۔۔ عالم۔۔۔۔ پپ۔۔۔ پلیز۔۔ مم۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ مم۔۔ ماما۔۔۔ پاس۔ ج۔ ۔۔ جانا۔ ہے"

وہ بچوں کی طرح روتی ہوئی بولی تو عالم نے اُسے بازوؤں میں بھرا اور جا کر اپنے بیڈ پر لٹایا اور واپس آ کر دروازہ لوک کیا۔ پھر ٹیبل سے جگ اٹھا کر گلاس میں پانی بھرا اور اُس کی طرف بڑھا۔ عالم نے خاموشی سے گلاس اُس کے لبوں سے لگایا تو آیت نے بمشکل ایک گھونٹ بھر کر گلاس کو پرے کر دیا تو عالم گلاس رکھتا اس کے پاس آ بیٹھا اور اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھرا تو وہ اُس کے سینے پر سر رکھتی گہرے سانس لینے لگی۔

جبکہ اُس کی اتنی قربت پر عالم شاہ کو اپنا آپ بہکتا ہوا محسوس ہوا۔

اُس کا معصوم رویہ رو یہ چہرہ عالم شاہ کو اپنی جانب راغب کرنے لگا۔ وہ جانتا تھا وہ بہت معصوم ہے وہ بغیر سوچے سمجھے اُس کے کمرے میں آ گئی تھی۔ لیکن نجانے کیوں آج عالم شاہ کو اپنی جذبات پر قابو پانا مشکل لگ رہا تھا۔

ہاں عالم شاہ جو اپنے اصولوں کا بہت پکا تھا آج وہ اپنی بیوی کی معصومیت اور خوبصورتی پر بہک رہا تھا۔

عالم شاہ نے اچانک اُسے خود سے الگ کر کے تکیے پر گرایا تو آیت اُس کی آنکھوں میں خمار کی سرخی دیکھ کر گھبرا گئی۔ آیت نے اٹھنا چاہا تھا لیکن عالم شاہ نے اُسے دوبارہ سے واپس گرایا اور اُس اور مکمل قابض ہو گیا۔

عالم نے اُس کے کانپتے لبوں کو اپنے عنابی لبوں میں لیا اور اُس کی سانسیں اپنی سانسوں میں شدت سے انڈیلنے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ اُس نے ہونٹوں سے گردن تک کا سفر طے کیا۔ آیت بے تحاشا تڑپتی ہوئی اُسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ نازک جان اُس مضبوط شخص کو ایک انچ بھی نہ ہلا سکی۔ عالم شاہ نے اُس کی دونوں کلائیاں اپنے ہاتھ میں دبوچیں اور اسکی ٹانگیں اپنی ٹانگوں کے نیچے لاک کیں۔

عالم نے اُس کی گردن پر شدت سے ڈانٹ گاڑھے تو کمرے کی خاموش فضا میں آیت کی سسکیاں اُبھرنے لگیں۔

"عا۔۔۔۔عالم۔۔۔پیچھے۔۔۔ہٹ۔۔ہٹیں۔۔پلیز۔۔۔۔۔ابھی۔۔رخ۔۔۔رخصتی۔۔نن۔۔۔نہیں۔ہوئی۔۔۔پلیز۔۔۔عالم۔۔مم۔۔۔مجھے۔۔درد۔ہو۔۔رہا۔۔۔ہے"

وہ گڑگڑاتے ہوئے بولی لیکن عالم آج اُس کی سننے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔۔۔

اُس کے بعد عالم کی شدتیں تھیں اور اُس کی نازک جان۔۔۔وہ ساری رات تڑپتی رہی، روتی رہی اس کے آگے گڑگڑاتی رہی لیکن عالم شاہ نے نہیں رکنا تھا تو وہ نہ رکا۔

🖤🖤🖤

صبح عالم کی نیند اُس کی سسکیوں کی آواز سے کھلی۔ تو اُس کی نظر بے ساختہ گھڑی کی طرف اٹھی جو صبح کے سات بجا رہی تھی۔۔۔ابھی ڈیڑھ گھنٹے پہلے ہی تو وہ سویا تھا اور اُسے بھی سونے کا کہا تھا۔

اُسے ابھی تک یوں روتے دیکھ عالم شاہ کو ذرا سا دکھ ہوا۔۔۔وہ واقع رات میں اُس کے ساتھ کافی سختی سے پیش آیا تھا۔ حالانکہ جانتا تھا وہ نازک گڑیا اُس کی شدتیں نہیں سہ سکتی۔ وہ اُس کی بے رحمی پر ٹوٹ چکی تھی اب اُسے سمیٹنا بھی تو عالم شاہ نے ہی تھا۔
عالم شاہ نے اُس کی طرف دیکھا جو اسی کی پلین سیاہ ٹی شرٹ میں خود کو کمفرٹر میں سینے تک چھپائے پڑی تھی۔ جبکہ رات سے مسلسل رونے کی وجہ سے اُس کی آنکھیں سوج چکی تھیں۔ عالم شاہ کو اُس پر رحم آیا تو اٹھ کے اُس پر جھکا۔ اور اس کے بال چہرے سے

سمیٹ کر پیچھے کیے جب عالم شاہ کی نظر اُس کی گردن پر موجود اپنی شدتوں سے دیئے گئے نشانوں پر پڑی تو اُسے مزید دکھ ہوا۔ پتہ نہیں اُس نے اتنی تکلیف کیسے برداشت کی ہو گی۔ ابھی وہ کچھ کہتا کے آیت نے شدت سے روتے ہوئے اُسے خود سے دور جھٹکا۔

"آپ۔۔بہت۔۔۔۔بر۔۔۔۔برے۔۔ہیں۔۔عالم۔۔شاہ۔۔۔بہت۔۔برے"

وہ اُس کے شرٹ لیس سینے پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے مارتی ہوئی بولی تو عالم شاہ نے پیچھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی اور اُسے بھی سہارا دے کر زبردستی اپنے سینے سے لگایا۔۔۔ تو وہ مزید ٹوٹتی زور زور سے رونے لگی۔

"ششش بس میری جان کچھ بھی نہیں ہوا، تم نکاح میں ہو میرے تمہارے ساتھ کچھ غلط نہیں ہوا جو یوں رو رہی ہو۔۔۔اب بس ایک آنسو نا گرے نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

عالم شاہ نے اُس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اور کرتے ہوئے پیار سے کہا اور اُس کے آنسو صاف کیے لیکن اُسے سٹل یونہی روتا دیکھ وہ تھوڑی سختی سے گویا ہوا تو آیت نے خود پر قابو پایا اور اس کے سینے میں چھپنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

عالم شاہ نے مسکرا کر اُس کے بالوں پر لب رکھے۔۔۔ لیکن اپنے سینے پر پھر سے اُس کے آنسو محسوس کرتے عالم شاہ نے اُسے خود سے الگ کیا اور بیڈ سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھا وہاں سے ایک شرٹ اٹھا کر پہنی۔

پھر اُس کی طرف مڑا جو دوبارہ سے لیٹ چکی تھی۔۔۔ تکلیف ہی اتنی تھی کے جسم ٹوٹ رہا تھا بیٹھنے سے۔۔۔

عالم شاہ اُس کی جانب آیا اور جھک کر اُس کی پیشانی چومی۔

میں باہر جا رہا ہوں تم بھی اٹھنے کی کوشش کرو اور جلدی سے اپنی حالت ٹھیک کرو"

"عروش اٹھنے ہی والی ہوگی تو تمہیں یوں دیکھ کر پریشان ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

وہ فکر سے بولا جبکہ آیت نے منہ پھیر لیا وہ اُس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"میں پانچ منٹ بعد روم میں اؤں گا اور اگر تم یونہی لیٹی ہوئی تو پھر دیکھنا میں کرتا کیا ہوں"

عالم شاہ نے لہجے میں سختی پیدا کرتے ہوئے کہا اور دروازہ باہر سے لوک کرتا چلا گیا۔۔۔

آیت کی آنکھوں سے پھر سے گرم سیال بہنے لگا کچھ دیر وہ عالم شاہ کا رات کا بھیانک سلوک یاد کر کے روتی رہی لیکن پھر اُس کی دھمکی یاد ائی تو اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر

تکلیف کے باعث اُس سے اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا۔ آخر ہمت کر کے وہ صوفے سے اپنے کپڑے اٹھاتی واشروم کی طرف بڑھی۔۔۔

🖤🖤🖤

"لالہ مزید کتنا وقت لگے گا حویلی پہنچنے میں"
عروش یہ سوال کوئی ہزارویں دفعہ پوچھ رہی تھی۔ کیا کرتی سب کی یاد ہی اتنا ستا رہی تھی۔
عالم شاہ اُس کی بے صبری پر مسکرا دیا۔
"بس پندرہ منٹ لگیں گے اور پھر ہم حویلی ہوں گے"
عالم شاہ نے محبت سے چور لہجے میں کہا اور پھر بیک ویو مرر سے پیچھے بیٹھی آیت کو دیکھا جو سنجیدگی سے ونڈو کے پار دیکھ رہی تھی۔ صبح جب وہ روم سے باہر ائی تھی تو اُس کی سوجی آنکھیں دیکھ کر عروش نے بہت سوال کیے تھے جن کے جواب میں اُس نے بس اتنا کہا تھا کہ نئی جگہ ہونے کی وجہ سے وہ سہی سے نیند نہیں لے سکی تو عالم شاہ نے اُسے تنگ

کرتے ہوئے کہا تھا کے پکا اسی وجہ سے نیند نہیں ائی نہ۔۔۔ تو اُس کی آنکھوں میں پھر سے آنسو بھرتے دیکھ عالم شاہ نے بات بدل دی تھی۔ صبح سے ہی اُس کی طبیعت کافی خراب ہو رہی تھی۔ سر میں درد سا تھا اور جسم بھی تکلیفوں سے چور چور تھا۔ بات بات پر رونا آ رہا تھا۔

عالم شاہ نے اُسے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی بات کی تو اُس نے انکار کر دیا کے وہ بس جلدی سے حویلی پہنچنا چاہتی ہے۔ عالم شاہ بھی اُس کی طبیعت کے پیش نظر خاموش ہو گیا۔ پھر وہ لوگ جب گاڑی کے قریب آئے تو اُس نے کہا کے وہ پیچھے بیٹھے گی تو عروش ہی آگے بیٹھ گئی تھی۔

عالم نے گاڑی حویلی کے پورچ میں روکی تو وہ دونوں جلدی سے اندر بھاگ گئیں۔ عالم شاہ بھی ملازمہ کو گاڑی سے سامان نکال کر اندر لانے کا حکم دیتا اندر کی طرف بڑھا۔

بی جان اس وقت صوفے پر بیٹھیں تسبیح پڑھ رہی تھیں اور صبح جب سے عالم نے نائلہ اور سمن شاہ کو بتایا تھا کے وہ لوگ آ رہے ہیں تو وہ دونوں تب سے کچن میں اُن کے لیے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا رہی تھیں۔

وہ دونوں بھاگ کر بی جان کے گلے لگیں تو اُنھوں نے دونوں کو پیار کیا اور اپنے پاس بٹھا لیا۔ تبھی عالم شاہ بھی آ کر اُن سے ملا اور دوسرے صوفے پر ٹک گیا وہ اس وقت سیاہ شلوار قمیص میں ملبوس تھا ساتھ شانوں پر بدامی شال اوڑھ رکھی تھی۔ وہ آج پہلے کی نسبت زیادہ نکھرا ہوا الگ رہا تھا بی جان نے بے ساختہ ماشاللہ کہا کے اسے اُن کی نظر ہی نہ لگ جائے۔

"بی جان ماما جان اور تائی جان کہاں ہیں ؟"

آیت نے پوچّھا تو بی جان نے کچن کی طرف اشارہ کیا۔ ابھی وہ اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کے وہ دونوں مسکراتی ہوئی ان کے پاس آئیں اور باری باری تینوں کو پیار کیا۔ آیت تو نائلہ شاہ کے گلے لگتے ہی رونے لگی۔ کیا کرتی دکھ تھا کے ختم ہی نہیں ہو رہا تھا ماں کا لمس ملتے ہی وہ اپنا غم ہلکا کرنے لگی۔ سمن شاہ، عروش اور بی جان بھی تیزی سے اُس کی جانب بڑھیں۔ عالم شاہ بھی اُس کی طرف متوجہ ہوا کیونکہ وہ رو رو کر اب بلکل بیہوش ہونے والی ہو گئی تھی۔

"آیت کیا ہو گیا ہے تمہیں میری جان کیوں روئے جا رہی ہو بتاؤ تو سہی میرا بچا"

نائلہ شاہ اسکی پیٹھ سہلاتی بولیں۔ جبکہ عروش بھاگ کر اُس کے لیے پانی لائی، ابھی سمن شاہ نے گلاس اُس کے لبوں سے لگایا ہی تھا کے وہ ہوش و حواس کھوتی نائلہ شاہ کی باہوں میں

جھول گئی۔ عالم شاہ نے اُسے بیہوش ہوتا دیکھ آگے بڑھ کر اسے نائلہ شاہ سے لیا اور اپنی بانہوں میں اٹھا کر اوپر کی جانب بڑھا۔ وہ سب بھی اُس کے پیچھے بھاگیں۔

عالم شاہ نے اُس کے کمرے میں آکر اُسے بیڈ پر لٹایا اور اُس پر کمبل ڈال کر پیچھے ہوا۔

"میں ڈرائیور کو بھیجتا ہوں ڈاکٹر کو بلانے آپ لوگ پریشان نا ہوں یونہی کمزوری کی وجہ سے بیہوش ہو گئی ہوگی"

وہ اُنہیں تسلی دیتا نیچے چلا گیا۔

نائلہ شاہ آیت کی طرف دیکھ کر پریشانی سے اُس کے پاس جا بیٹھیں۔

"پتہ نہیں کس کی نظر لگ گئی ہے میری بچی کو کچھ دن پہلے تو ٹھیک ٹھاک تھی"

نائلہ شاہ اُس کے ہاتھ سہلاتی بولیں۔

"مجھے تو لگتا ہے اسے ایچ بی کی کمی ہو گئی ہے، ڈھنگ سے کھانا تو کھاتی ہے نہیں۔۔ اسی لیے کمزوری کی وجہ سے کچھ دونوں سے روئے جا رہی ہے عالم سے کہتی ہوں ڈاکٹر سے اس کی ایچ بی چیک کروائے۔۔۔ کیسا کھلتا ہوا گلاب تھی اور اب دیکھو مرجھا گئی ہے"

سمن شاہ بھی فکر سے بولیں۔

عالم کمرے میں داخل ہوا اور اُن اب کو باہر جانے کا اشارہ کیا کیونکہ قریبی ڈاکٹر پہنچ چکا تھا ۔ وہ سب باہر نکلیں تو عالم نے اگے بڑھ کے اُس کا چہرہ بھی کمبل سے چھپا دیا ۔ پھر ڈاکٹر کو اندر بلایا ۔ ڈاکٹر نے آ کر اُس کی نبض چیک کی پھر عالم کی طرف دیکھا اور پھر اُسے صحیح سے چیک کرنے کے بعد عالم سے مخاطب ہوئے ۔

"مسٹر عالم شاہ انہیں اور کچھ نہیں ہے بس کوئی پریشانی لی ہی انہوں نے آپ بس انہیں پریشانیوں سے دور رکھیں اور اُنہیں کافی کمزوری بھی ہے تو کھانے پینے کا خیال رکھیں میں بس ایک ڈرپ لکھ دیتا ہوں آپ وہ منگوا کر میرے ہاسپٹل آ کر لگوا لیجئے گا اُس سے اُنہیں طاقت ملے گی ، بس اور کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے"

ڈاکٹر نے عالم شاہ کو سہولت سے سمجھایا اور ایک پیپر پر ڈرپ کا نام لکھ کے باہر کی جانب چلے گئے ۔ عالم شاہ اپنی وجہ سے اُس کی یہ حالت دیکھ کر تھوڑا فکرمند ہوا لیکن پھر یہ سوچ کے مطمئن ہو گیا کے وہ اس کی بیوی ہے وہ جو چاہے اُس کے ساتھ کر سکتا ہے ۔ O

🖤🖤🖤

آج صبح سے ہی عالم کو کچھ ضروری کام تھے اور شام میں اسے اسلاما باد کے لیے بھی نکلنا تھا۔ آیت کو رات کو ہوش آیا تھا لیکن عالم شاہ اُس کے سامنے نہیں گیا تھا۔ نائلہ شاہ تو اب اسی کے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھیں کیونکہ رات کو وہ بہت ڈر گئی تھی۔ عالم سب عورتوں سے کہہ کر گیا تھا کے کچھ دیر تک وہ واپس آکر آیت کو ہسپتال ڈرپ لگوانے لے جائے گا۔

تب سے وہ چاروں اُسے سمجھانے میں لگی تھیں۔ لیکن اسے بچپن سے انجکشن وغیرا سے بہت ڈر لگتا تھا۔ اب بھی وہ اپنی زد پر اٹکی تھی کے وہ اچھے سے کھائے پیئے گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گی لیکن وہ ڈرپ نہیں لگوائے گی۔

"آیت بیٹا کچھ بھی نہیں ہوتا باریک سے سوئی ہوتی ہے چندہ آپ کو پتہ بھی نہیں چلنا اور برنولہ لگ بھی جانا ہے"

سمن شاہ نے اُسے پیار سے بہلاتے ہوئے کہا۔ لیکن اُس نے ایک ہی رٹ لگائی تھی کہ نہیں تو بس نہیں۔

"اوکے ماما آپ لوگ اسے کچھ مت کہیں لالہ کو آلینے دیں ذرا وہ خود اس کا دماغ ٹھکانے لگائیں گے"

عروش نے تنگ آ کر کہا تو آیت پھر سے بی جان کی گود میں منہ چھپا گئی۔

"بی جان پلیز آپ اُنہیں روکیں گی نا"

آیت نے بے بسی اور معصومیت سے کہا تو بی جان نے اُس کے بالوں پر پیار کیا۔

بیٹا ایک ڈرپ ہی ہے نہ کچھ نہیں ہوتا لگوا لو۔ آپ کے فائدے کے لیے ہی لگوا رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ حالت دیکھو ذرا اپنی کتنی کمزور ہو گئی ہو بستر سے تو اٹھا نہیں جا رہا تم سے "

بی جان نے بھی اُسے ہی سمجھایا تو وہ پھر سے دکھی ہو گئی۔

" بیگم صاحبہ عالم صاحب آ گئے ہیں اور وہ پورچ میں آیت بی بی کو بلا رہے تھے"

ملازمہ نے آ کر پیغام دیا تو آیت کو لگا کے اب اُس کا بچنا ممکن نہیں ہے۔

"آیت اٹھو چادر لو اور جاؤ میری جان عالم انتظار کر رہا ہو گا پھر یونہی غُصّہ ہو جائے گا"

نائلہ شاہ نے کہتے ساتھ ہی اُسے سہارا دے کر اٹھایا۔ جبکہ سمن شاہ نے اُس کی الماری سے سیاہ کڑھائی والی چادر نکال کر اسے اچھے سے آیت کے گرد لپیٹ دیا۔

آیت بھی آنسو پیتی نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

گاڑی کے پاس آ کر نائلہ شاہ نے اُسے فرنٹ سیٹ پر عالم کے ساتھ بیٹھایا اور خود واپس مڑ گئیں۔

عالم نے بھی خاموشی سے گاڑی سٹارٹ کی اور حویلی کا گیٹ پار کر گیا۔ ہسپتال حویلی سے صرف پندرہ منٹ کی دوری پر ہی تھا۔

سارا رستہ آیت خاموشی سے آنسو بہاتی رہی۔۔۔ عالم بھی اُسے ایگنور کرتا رہا کیونکہ اگر وہ زیادہ توجہ دیتا تو پھر وہ مزید زدی ہو جاتی۔

ور اُس کی آنسوؤں سے I عالم نے گاڑی ہسپتال کے باہر روکی۔ پھر اُس کی جانب رخ کیا بھری آنکھیں پوچھیں۔

خوف کی وجہ سے آیت کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ عالم شاہ اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکلا پھر اُس کی طرف کا دروازہ کھول کر اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اُسے سہارا دے کر باہر نکالا۔ آیت خاموشی سے اُس کے ساتھ چلنے لگی۔

جیسے ہی ڈاکٹر کو پتہ چلا عالم شاہ آیا ہے تو اُنھوں نے فوراً اُسے اپنے روم میں بلایا۔ اُس سے آیت کا حال چال پوچھا۔ پھر آگے بڑھ کر پیکٹ سے سرنج نکالنے لگا تو آیت کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے اُس نے بے ساختہ عالم کا بازو سختی سے پکڑ لیا۔ عالم یونہی اُسے اپنے سینے O نے اُس کی حالت دیکھی پھر اُسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔ کچھ دیر وسے لگائے بیٹھا رہا جب اُسے محسوس ہوا کے آیت خاموش ہو چکی ہے تو اُس نے نرمی

سے آیت کو خود سے الگ کیا۔ اور کب سے انتظار کرتے ڈاکٹر کو آگے انے کا اشارہ کیا تو آیت نے شکوہ کناں نظروں سے اُسے دیکھا۔ عالم اُسے نظر انداز کرتا اُس کا ہاتھ تھام کر ڈاکٹر کو پکڑا گیا۔

جبکہ آیت اب آنکھیں بھینچے کانپ رہی تھی۔۔۔ ڈاکٹر نے جلدی سے وینز ڈھونڈ کر سرنج لگائی اور پھر خون روکنے کے لیے کاٹن اُس کے ہاتھ پر دبائی۔۔۔ آیت کو تکلیف ہوئی تھی۔ لیکن وہ آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی۔ جب ڈاکٹر نے برنولہ لگا لیا تو عالم شاہ نے اُس کا ہاتھ تھاما۔ آیت نے آنکھیں کھول کر اپنا ہاتھ دیکھا پھر زور سے ہاتھ کھینچ کر عالم شاہ کے ہاتھ سے نکالا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی عالم بھی ڈاکٹر کو خدا حافظ بول کر باہر نکلا۔

واپسی کا سفر بھی خاموشی سے گزرا بس اب آیت رو نہیں رہی تھی خاموش تھی۔

عالم شاہ نے حویلی پہنچ کر اُسے اُس کے کمرے میں لٹایا اور خود ڈرپ اسٹینڈ منگوا کر بیڈ کے پاس رکھا۔ عالم شاہ نے خود ہی اُسے ڈرپ لگائی اور ڈرپ کی سپیڈ درست کرتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا جو ایک ہاتھ تکیہ پر رکھے سر نائلہ شاہ کی گود میں رکھے آنکھیں موندے لیٹی تھی۔ عالم نے ایک آخری نظر اُس پر ڈالی پھر سمن شاہ سے مخاطب ہوا۔

جب ڈرپ ختم ہو جائے تو آپ خود اُتار لیجئے گا۔۔۔ میں نے ارحم (عالم کا خاص ملازم) سے کہہ کر اپنی پیکنگ کروا لے تھی اب میں بس اسلام آباد کے لیے نکلوں

گا۔۔۔۔۔اور ڈاکٹر کو میں کل کال کر دوں گا وہ بینولہ اتارنے حویلی آجائیں گے آپ

"لوگ پردہ کر کے اس کے پاس بیٹھ جائیے گا

عالم شاہ نے سنجیدگی سے اُن سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور سب سے مل کر باہر بڑھ گیا۔ کیونکہ اُس کی فلائٹ کا وقت ہونے ہی والا تھا۔

🖤🖤🖤

کچھ O آج شاہ حویلی میں ایک جشن کا سماں تھا کیونکہ آج عالم شاہ الیکشن جیت چکا تھا۔۔ وہ ہی دیر میں حویلی پہنچنے والا تھا۔ سمن شاہ اور نائلہ شاہ نے تو خوشی سے شکرانے کے نفل بھی ادا کیے تھے۔ پھر کچھ دنوں میں یہ رونق بھی کم ہو گئی۔

آخر دو تین دنوں بعد عالم شاہ کی مصروفیات ختم ہوئیں اور اُس نے دوبارہ سے آفیس پر دھیان دینا شروع کر دیا۔ حویلی میں بھی اب پر سکون ماحول تھا۔ بس آیت ہی تھی جس کے دماغ پر ابھی بھی وہی رات سوار تھی اب اُس کی طبیعت بھی قدرے بہتر ہو گئی

تھی۔۔۔اُسے عالم شاہ کی جیت سے خوشی تو ہوئی لیکن اُس نے اپنے دل کو خاموش کروا دیا تھا۔

ابھی رات کے نو بج رہے تھے اور وہ سب ڈنر کے بعد لاؤنج میں بیٹھے قہوہ پی رہے تھے۔
تبھی بی جان کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اُنھوں نے خاموش بیٹھی آیت کی طرف دیکھا۔
"آیت، عروش بیٹا تم دونوں جاؤ جا کر سو جاؤ صبح نماز بھی پڑھنی ہے، جلدی سو گی تو نیند کھلے گی صبح جاؤ شاباش"
بی جان نے اُن دونوں سے کہا تو عروش جسے مشکل سے ماں کا سیل دستیاب ہوا تھا اور ابھی اُس نے انسٹاگرام آن کیا ہی تھا کے بی جان کی بات پر منہ بنا کر رہ گئی۔
"بی جان صرف ہم دونوں نے تو نماز نہیں پڑھنی نا وہ تو آپ لوگوں نے بھی پڑھنی ہے تو آپ لوگ بھی سو جائیں"
عروش سیل سمن شاہ کو تھماتی ہوئی بولی تو بی جان نے اُسے ایک گھوری سے نوازا اور سمن شاہ نے اُس کے کندھے پر ایک چپت لگائی تو وہ بھی آیت کے پیچھے بھاگ گئی۔
بی جان نے ایک ہنکارا بھرا اور اُن سب کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"میں سوچ رہی ہوں اب عالم کا الیکشن بھی ہوگیا ہے تو اب ہمیں آیت کی رخصتی کے

بارے میں سوچنا چاہیے۔۔۔۔عالم تم کیا چاہتے ہو"

بی جان نے عالم کو مخاطب کیا تو اُس نے بھی اثبات میں سے ہلایا۔

"جی بی جان میں بھی آپ سے یہی بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔اب آپ نے کہہ دیا ہے تو مجھے

بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔آپ لوگ تیاریاں شروع کر دیں"

عالم شاہ کی بات پر نائلہ شاہ کی آنکھیں بھرا گئیں۔

"لیکن آیت ابھی ٹھیک نہیں ہے"

اُنھوں نے بے بسی سے بات بنائی تو عالم شاہ اُن کی تکلیف سمجھتا ان کے پاس آیا اور

اُنہیں خود سے لگا گیا۔

"چچی آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔۔بس کمرہ ہی تو بدلنا ہے آیت کا اور یقین رکھیں

میں آپ کی بیٹی پر زندگی میں کبھی بھی ایک انچ بھی نہیں انے دوں گا۔۔۔اور ویسے بھی میں

اپنی پیاری سے چچی کو یوں دکھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔تو آپ بھی سارے غم بھول کر

تیاریاں شروع کریں"

عالم شاہ نے محبت سے کہا تو نائلہ شاہ بھی نم انکھوں سے مسکرا دیں۔

"مجھے پتہ ہے میرا بیٹا بہت اچھا ہے اور جانتی ہوں تم سے بڑھ کر آیت کا کوئی خیال نہیں رکھا سکتا بس یونہی اُس کی رخصتی کا سن کر دل بھر آیا لیکن تم پریشان نا ہو ہم کل سے ہی تیاریاں شروع کریں گے ، ویسے اب کوئی تاریخ بھی رکھ لیتے ہیں"

نائلہ شاہ نے اُس کی گال پر ہاتھ رکھ کر کہا تو بی جان بولیں۔

"ٹھیک ہے تو میرے خیال سے اسی مہینے کی پچیس کو مہندی رکھ لیتے ہیں۔۔۔ جیسا کے آج دس تاریخ ہے تو کل سے آیت کو مایوں بھی بٹھا دو"

بی جان نے حمتی لہجے میں کہا تو سب مسکرا کر اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

🖤🖤🖤

آیت صبح نماز پڑھ کر دوبارہ سو گئی تھی۔ ابھی بھی وہ سوئی ہوئی تھی کے نائلہ شاہ نے اُس کے کمرے میں آکر کھڑکی سے پردے ہٹائے تو سورج کی کرنیں اُس کی آنکھوں پر پڑیں۔

آیت نے الجھن سے آنکھیں کھولیں لیکن اپنے بیڈ پر نائلہ شاہ کو بیٹھے دیکھ وہ بھی اٹھ بیٹھی۔

نائلہ شاہ جو اُسے دیکھ کر مسکرا رہی تھیں اُسے اٹھتا دیکھ اُس کے پاس جا بیٹھیں اور اُس کے چہرے پر پیار کیا۔

"پچیس کو تمہاری مہندی رکھ دی ہے ہم نے"

اُنھوں نے عام سے لہجے میں اُسے آگاہ کیا تو آیت کی نظریں حیرت سے پھٹ پڑیں۔

"ماما آپ۔۔۔آپ مذاق کر رہی ہیں نا"

آیت نے معصومیت سے کہا تو اُنھوں نے سنجیدگی سے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں میری جان میں ہر گز مذاق نہیں کر رہی۔۔۔رات کو ہی بی جان نے ہم سے بات کی" ہے تو عالم نے بھی آج سے تیاریاں شروع کرنے کا کہا ہے۔۔۔آج سے تم مایوں بیٹھو "گی

اُن کی بات پر آیت اُن کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

لیکن ماما۔۔۔مم۔۔۔میں ابھی۔۔کہیں۔۔۔نہیں۔۔۔جانا"

"چاہتی۔۔مجھے۔۔۔۔اپنے۔۔روم میں۔۔۔آپ کے ساتھ۔۔ر۔رہنا ہے

وہ ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی تو انھوں نے اپنے دوپٹے سے اُس کے آنسو پونچھے جبکہ اُنھوں نے خود کو بھی بڑی مشکل سے سمبھالا۔

آیت کیا ہوگیا ہے بیٹا کسی نہ کسی دن تو آپ نے جانا ہی ہے نہ۔۔۔۔اور رخصتی کے "
بعد بھی عالم تو آفیس جایا کرے گا تو آپ اپنے کمرے میں وقت گزار لیا کرنا۔۔۔اور عالم تو
"اتنا اچھا ہے بیٹا دیکھنا آپ دو دنوں میں ہی اُس کے ساتھ سیٹل ہو جاؤ گی

نائلہ شاہ نے اُسے سمجھایا۔

"ماما پلیز میں آپ کی ساری باتیں مانتی ہوں نا تو آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کریں"

اُسے اس قدر روتا دیکھ نائلہ شاہ تو پریشان ہی ہو گئیں۔

آیت چپ کرو پہلے ہی اتنی مشکل سے ٹھیک ہوئی ہو اب مت رو میری گڑیا پھر سے "
"طبیعت خراب ہو جائے گی

نائلہ شاہ نے اُسے خود سے جدا کیا ور اُس کی بھیگی آنکھیں چومتے ہوئے بولیں۔

اُنھوں نے بڑی مشکل سے اُسے سمجھایا بجھایا اور اُسے لے کر باہر نکلیں۔

وہ نیچے آئیں تو سب ناشتے پر ان کا ہی انتظار کر رہے تھے۔

پھر سے روئی ہے۔ O سمن شاہ نے آیت کا ستا چہرہ دیکھا تو سمجھ گئیں و

"عالم کیوں نہ ہم سب کچھ دنوں کے لیئے شہر والے بنگلے میں شفٹ ہو جائیں بیٹا یوں شاپنگ کرنے میں آسانی ہو گی۔ اب شادی کے لیے اتنا کچھ لینا ہے تو کیسے روز روز شہر کے چکر لگائیں گے۔"

نائلہ شاہ کی بات پر عالم نے ایک گہری نظر آیت پر ڈالی۔ جو پھر سے رونے کی تیاری کر رہی تھی۔

"پھپھو جیسا آپ لوگوں کو بہتر لگے"

اُس نے سنجیدگی سے جواب دیا تو آیت نے اپنا کب سے جھکا سر اٹھایا۔

"میں وہاں نہیں جاؤں گی۔۔۔ آپ لوگوں کو جانا ہے تو بیشک چلے جائیں میں اکیلی یہیں رہ لوں گی"

آیت چیختے ہوئے بولی تو سب نے حیرانگی سے اُس کی طرف دیکھا۔

"نائلہ ہو کیا گیا ہے اسے۔۔۔ عجیب چڑچڑا پن آگیا ہے اس کے مزاج میں بات بات پر رونا چلانا۔۔۔ ایسی تو نہیں تھی یہ"

بی جان ذرا غصے سے بولیں تو سمن شاہ نے اُنہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

جبکہ آیت اب دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رو رہی تھی۔

"مجھے۔۔۔ مجھے۔۔۔ م۔۔۔ کرنی۔۔۔ نہیں۔۔۔ کہیں۔۔ ک۔۔ جانا۔۔۔ نہیں۔۔۔ نن۔۔۔ مجھے
۔۔۔۔ ابھی۔ شادی۔۔۔ کیوں۔ آپ۔۔۔۔ لوگ

میں۔۔ ہوں۔۔ گئی۔۔۔ کہاں پھنس۔۔۔ ہیں۔۔ گئے۔۔۔ پڑ۔۔ میرے پیچھے۔۔۔"

وہ کرسی دھکیلتی کھڑی ہوتی چلائی تو عالم شاہ بھی غصے سے اٹھا۔

"تم۔۔۔ یہ تماشا کیا لگا رکھا ہے تم نے ہاں۔۔۔۔۔ ہر بات پر بد تمیزی ہر بات پر ڈھٹائی۔۔۔ تم کوئی پہلی لڑکی نہیں ہو جس کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔ لڑکیاں تو شادی کر کے غیر ملک بھی چلی جائیں تو بھی اتنا شور نہیں کرتیں جتنا شور تم صرف ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جانے پر کر رہی ہو۔۔۔ اب تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔۔۔ بی جان کسی تیاری کی ضرورت نہیں ہے مجھے ابھی اور اسی وقت اس کی رخصتی چاہیے۔۔۔ بہت پر نکل آئے ہیں نہ اس کے تو بہتر ہے ابھی کاٹ دوں"

وہ اتنی زور سے بولا تھا کے سب کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔

جبکہ آیت اُس کی آخری بات پر بے بسی سے رونے لگی۔

آخر سمن شاہ نے آگے بڑھ کر اسے کرسی پر بیٹھایا اور جھک کر اُسے پیار کیا۔ وہ اس وقت شدت سے روتی کوئی ذہنی مریض ہی لگ رہی تھی۔۔۔ لیکن عالم شاہ پر اُس کی حالت کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔

"ماما چھوڑیں آپ اسے اس کے ڈرامے تو چلتے ہی رہیں گے"

عالم شاہ نے اگے بڑھ کر اُسے بازووں میں اٹھایا اور سمن شاہ کو کہتے ساتھ ہی روتی، مزاحمت کرتی آیت کو لے کر اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

پیچھے وہ چاروں ارے ارے ہی کرتی رہ گئیں۔

نائلہ شاہ سے تو آیت کی حالت ہی نہیں دیکھی جا رہی تھی لیکن وہ فلحال خاموش رہی تھیں کیونکہ اُنہیں بھی کوئی اور حل نہیں دکھ رہا تھا۔ وہ جانتی تھیں عالم اُس سے بہت محبت کرتا ہے اُسے تکلیف بھی دیگا۔۔۔

🖤🖤🖤

عالم شاہ نے اُسے اپنے کمرے میں لا کر بیڈ پر پٹخا۔ واپس مڑ کر دروازہ لوک کیا۔ آیت روتی ہوئی تکیے میں منہ چھپا گئی۔ مگر عالم اُسے اُس کے حال پر چھوڑتا الماری سے اپنے کپڑے لیتا واشروم میں گھس گیا۔

وہ شاور لیتا شرٹ لیس باہر آیا۔ آیت کو ابھی تک روتا دیکھ وہ اس کی طرف بڑھا۔ عالم بیڈ پر اُس کے پاس لیٹا اور ایک ہاتھ بڑھا کر اُسے اپنی جانب کھینچ لیا۔

"ایم سوری فورایوری تھنگ مائی لو"

وہ اُسے خود میں چھپاتا محبت سے چور لہجے میں بولا۔ لیکن آیت نے اُسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کی تو عالم شاہ نے مسکرا کر اپنی گرفت تنگ کی۔

اب سوری کا کیا فائدہ اب تو آپ نے جو کرنا تھا کر لیا عالم شاہ۔۔۔۔ آپ نے مجھے برباد" "کر دیا ہے عالم میرے پاس کچھ نہیں چھوڑا آپ نے۔۔۔

وہ مزاحمت کرتی ہوئی بے بسی سے چیخی تو عالم شاہ نے اُسے سختی سے جکڑا۔

آں ہاں۔۔۔۔ میری آیت پر اتنا غصّہ سوٹ نہیں کرتا یار۔۔۔ ویسے آج میرا لڑائی کر" کے اپنی اسپیشل مومینٹس کو ضائع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ تو تم بھی یہ فضول کے "گلے شکوے چھوڑو اور میرا ساتھ دو۔۔

عالم شاہ نے اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو آیت نے ناراضگی و بے بسی سے اسے دیکھا۔

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔ اگر آج بھی آپ نے میری بات نہ مانی تو سچ میں میں" "آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی

آیت نے اُسے اپنی دھمکی سے ڈرانا چاہا تو عالم شاہ نے قہقہہ لگایا۔
"جاناں بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی فلحال تم واقعی مجھ سے کوئی بات نا کرو"
عالم شاہ نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔ تو آیت نے برا سا منہ بنایا۔
دیکھیں میں کتنی اچھی ہوں آپ کے اتنا ڈانٹنے کے باوجود بھی آپ سے ناراضگی ختم کر" "چکی ہوں۔۔۔ لیکن ایک آپ ہیں جو کبھی میری کوئی بات نہیں مانتے
وہ دکھی لہجے میں بولی لیکن عالم شاہ نے بغیر کوئی جواب دیئے اس پر جھک گیا۔ اُس نے آیت کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لاک کیا۔
آیت نے رحم طلب نظروں سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا لیکن وہ عالم شاہ اب اُس کی خوبصورتی میں بہکا ہوا عالم شاہ لگ رہا تھا۔ اُس کی جذبے لٹاتی نظروں سے گھبرا کر آیت نے اپنی آنکھیں جھکا لیں۔ عالم شاہ اُس کی حرکت پر مسکرایا پھر اُس کی آنکھوں کو لبوں سے چوما۔۔۔ اور آہستہ آہستہ نیچے کی طرف بڑھنے لگا۔ آج اُس کے لمس میں نرمی تھی جسے محسوس کر کے آیت نے بھی اپنی بے ضرر سی مزاحمت ترک کرتے اسے اپنا آپ سونپ دیا۔
عالم شاہ نے اُس کے نازک وجود کو خود میں سمیٹ لیا اور آہستہ آہستہ اُسے اپنی محبت کی بارش میں بھگونے لگا۔

آخر جب صبح کے ساڑھے پانچ بجے تو آیت نے نیند سے بند ہوتی آنکھوں سے اُسے دیکھا۔

"عالم پلیز بس کریں نہ مجھے سونا بھی ہے پلیز"

اُس نے بیچارگی سے عالم شاہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

عالم بھی اسے رونے کی تیاری کرتے دیکھ اُس پر رحم کھاتا ایک طرف لیٹ گیا اور اُسے بھی اپنی باہیں میں بھر لیا۔

آیت شرمائی لجائی سے اُس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔ عالم نے اُس کی پیشانی پر اپنی مہر ثبت کرتے دونوں پر کمبل ٹھیک کیا اور مطمئن ہوتا انکھیں موند گیا۔ آخر کار اُس نے اپنی محبت سے آیت کو ناراضگی بھلا ہی دی تھی۔

صبح دس بجے عالم کی آنکھ کھلی تو اُس نے چاہت سے آیت کی طرف دیکھا۔ جو ایک ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے اُس کی طرف کروٹ لیے ہوئے گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی۔

"آیت میری جان اٹھو نیچے چلیں"

عالم شاہ نے اُس کی گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تو آیت نے کسمسا کر آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔

"سونے دیں نا تھوڑی دیر۔۔۔۔مجھے ابھی بہت نیند ائی ہے "

وہ التجایہ لہجے میں بولی تو عالم شاہ نے مسکرا کر اُس کی طرف دیکھا۔

میرے آفیس جانے کے بعد اپنی نیند پوری کر لینا آیت۔۔۔چلو شاباش ابھی اٹھو۔۔"

"نیچے سب انتظار کر رہے ہوں گے نا میری زندگی

عالم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو آیت نے شرما کر اُسے دیکھا۔

" پہلے آپ باہر نکلیں گے کمرے سے پھر ہی میں واشروم جا سکوں گی نا"

وہ اپنی حالت کے پیشِ نظر بولی تو عالم شاہ نے معنی خیزی سے اُس کے وجود کو گہری نظروں سے دیکھا۔

"اچھا ایک کس کرو پھر ہی جاؤں گا"

وہ سنجیدہ ہوتا بولا تو آیت نے حیران کن نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔۔میں ہرگز ایسا کچھ نہیں کر رہی"

وہ بوکھلائے ہوئے بولی تو عالم شاہ نے اسی گھورا۔ ابھی وہ کچھ کہتا کے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ عالم نے پیچھے ہوتے دروازے کی طرف دیکھا۔

"کون"

"عالم بیٹا میں ہوں۔۔۔"

سمن شاہ نے کہا تو عالم نے آیت کو واشروم جانے کہ اشارہ کیا اور خود شرٹ لیس ہی جا کر دروازہ کھولا۔ سمن شاہ اسی بغیر شرٹ کے دیکھ کر سارا معاملہ سمجھ کر مسکرائیں۔

"آیت کہاں ہے؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ اسکی"

اُن کے سوال پر عالم نے اُن کی طرف دیکھا۔

"جی ماما وہ ٹھیک ہے بلکل اور ابھی واشروم گئی ہے شاور لینے"

عالم شاہ نے سنجیدگی سے جواب دیا تو سمن شاہ اُسے ناشتے پر انے کا کہتیں نیچے چلی گئیں۔

وہ لوگ کب سے اُن کا انتظار کر رہی تھیں۔ آخر بی جان نے تنگ آکر دوبارہ ملازمہ کو اُنہیں بلانے بھیجا ہی تھا کہ وہ دونوں نیچے اترتے دکھے۔ عالم شاہ کے پہلو میں شرمائی سی آیت چہرہ جھکا کر اُن کی طرف ہی آ رہی تھی۔

وہ قریب ائی اور سب سے مل کر نائلہ کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ عالم نے اُس کا ہاتھ تھام کے اپنے ساتھ بیٹھایا۔ تو وہ شرم سے سرخ پڑتی نظریں زمین پر جما گئی۔ اُس کا یوں شرمانا، ہچکچانا سب پر صاف ظاہر کر رہا تھا کے اُن کے بیچ سب ٹھیک ہے۔ آیت نے بیٹھتے ساتھ ہی سب سے اپنے رویے کی معافی مانگی تھی۔ سب نے خوشدلی سے اُسے معاف کر دیا اور ہلکی پھلکی باتیں کرتے ناشتہ کرنے لگے۔

🖤🖤🖤

دو ماہ بعد۔۔۔۔۔

صبح عالم کی آنکھ کھلی تو آیت اُس کے پہلو میں نہیں تھی۔ عالم بھی اُسے موجود نہ پا کر اٹھ بیٹھا۔ تبھی اُس کی نظر واشروم کے کھلے دروازے پر پڑی۔ سامنے ہی آیت بیسن پر جھکی وومٹ کر رہی تھی۔ عالم شاہ اُس کی حالت دیکھتا تیزی سے واشروم کی طرف گیا۔ آیت نے منہ تولیہ سے پونچھا اور پیچھے مڑی ہی تھی کے اُسے زوردار چکر آیا وہ چیخ مارتی ہوئی نیچے گرنے ہی لگی تھی کے عالم شاہ نے تیزی سے آگے بڑھ کر اُسے اپنی بانہوں میں تھاما۔

"کیا ہو گیا ہے میری جان۔۔۔۔ آرام سے"

ابھی وہ مزید کچھ کہتا کے آیت اُس کے سینے پر سر ٹیکاتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

عا۔۔۔ عالم۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔ صبح۔۔۔۔ س۔۔۔ سے۔۔ وومٹ کر

"رہی۔۔ ہ۔۔ ہوں۔۔۔ ا۔۔ اور۔۔ م۔ مجھے۔۔۔ چکر۔۔۔ بھی۔۔۔ آ۔۔ رہے۔۔ ہیں

اُس نے روتے ہوئے اسے اپنی حالت کے بارے میں بتایا۔

عالم شاہ اُسے بانہوں میں اٹھا کر صوفے پر لایا۔

"شش۔۔چپ میری جان بس۔۔۔اٹھو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں"

عالم فکرمندی سے بولا مگر آیت نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

مم۔۔مجھے۔۔ڈ۔۔ڈاکٹر۔۔۔پاس۔۔۔نن۔۔نہیں۔جانا۔مجھے۔۔۔ڈر۔۔لگ۔لگتا ہے۔"

اُس کی بات پر عالم نے افسوس سے اُسے دیکھا۔

پھر نائلہ شاہ کو کال کر کے اُس کی حالت کا بتاتے اوپر بلایا تو وہ سب جلدی سے اُن کے روم میں داخل ہوئیں۔

سمن شاہ اور نائلہ شاہ آیت کو روتا دیکھ اُسے چپ کروانے لگیں۔ تبھی عالم نے ڈرائیور کو کال ملائی۔

"عامر جلدی سے قریبی ہسپتال سے کسی لیڈی ڈاکٹر کو لے آؤ فوراً"

اُس نے فون ٹیبل پر رکھ کے آیت پر نظر ڈالی۔ تو اُس نے شکوہ کناہ نظروں سے عالم کو دیکھا۔۔۔عالم نے اُسے ایک گھوری سے نوازا۔ ابھی آیت نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ اُس کا جی متلایا تو وہ فوراً اٹھ کر دوبارہ واشروم میں بھاگی۔ بی جان کو تو اُس کی حالت صاف سمجھ آرہی تھی لیکن ابھی خاموش رہیں۔

کچھ ہی دیر میں ملازمہ ڈاکٹر کولائی تو اُنھوں نے ان سب کو باہر جانے کا کہا اور خود اُس کا تفصیلی چیک اپ کیا۔

دس منٹ بعد ڈاکٹر باہر نکلیں اور اُن سب کو بے چینی سے کھڑے دیکھ مسکرائیں۔

آپ سب کو مبارک ہو۔۔۔ آیت پریگننٹ ہیں میں نے کچھ دوائیں لکھ دی ہیں کچھ دن " دیتے رہیں یوں انہیں پریگنینسی میں زیادہ مسلہ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔ شکریہ اب میں چلتی ہوں"

ڈاکٹر تو عالم کے ہاتھ میں پرچی پکڑاتی چلی گئیں۔پیچھے وہ سب آیت کے پاس آگئیں تو عالم بھی اپنے کمرے میں آیا۔ جہاں آیت اب بھی لاعلم پڑی تھی۔

"کیا کہا ڈاکٹر نے "

آیت نے پریشانی سے سوال کیا تو عروش بھاگ کر اُس کے گلے لگی۔ جبکہ عالم شاہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تھینک یو آیت یار تم مجھے اتنی جلدی پھپھو بنانے والی ہو"

اُس نے محبت سے کہا تو آیت کو حیرت سے اچھولگا۔۔۔ نائلہ شاہ نے آگے بڑھ کر اُس کی پیٹھ سہلائی۔

"کک۔۔۔کیا مطلب ہے تمہاری بات کا"

آیت نے نہ سمجھی سے دوبارہ پوچھا تو اس دفعہ بی جان خوشی سے اُس سے مخاطب ہوئیں۔

"آیت میری بچی اللہ کے کرم سے تم اُمیدِ سے ہو"

بی جان کی بات پر آیت کو ڈھیروں شرم نے آن گھیرا وہ دھیما سے مسکراتی ہوئی سر جھکا گئی۔ جبکہ چہرہ گلاب کی طرح کھل اٹھا تھا۔

عالم شاہ تو اس منظر پر ایک بار پھر سے دل ہار بیٹھا۔ باقی سب بھی اُسے شرماتے دیکھ اُسے پیار کرتیں۔۔ دعائیں دیتیں باہر نکلیں تو آیت کا دل کیا اُن کے ساتھ بھاگ نکلے۔ لیکن عالم شاہ کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ جلدی سے خود کو کمبل میں چھپا گئی۔

عالم شاہ اُس کی معصومانہ حرکت پر دل سے مسکرایا اور آگے بڑھ کر اُس سے کمبل کھینچ کر الگ کیا۔ تو آیت آنکھیں سختی سے بھینچ گئی۔

آنکھیں کھولو آیت میں تمہاری آنکھوں میں وہ خوشی کے رنگ دیکھنا چاہتا ہوں جو اس "
"وقت تم چھپا رہی ہو

وہ سنجیدہ سا بولا تو آیت نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔ لیکن شرم کی وجہ سے آنکھیں جھکا گئی تو عالم نے جھک کر اس کی آنکھیں چومی۔۔ پھر اُس کے دونوں رخساروں پر ڈانت گاڑھے اور نرمی سے اُس کے لب چھو کر پیچھے ہوا تو آیت شرما کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی۔

"کیا ک۔۔۔ کر رہے۔۔ ہیں۔۔ عالم"

آیت بمشکل بولی تو عالم شاہ نے اُسے سنجیدگی سے دیکھا۔

اب میری کچھ باتیں کان کھول کر سن لو آئندہ تم نہ اچھلو کودو گی نہ ہی تیزی سے سٹیرز اُترو" گی، اپنا بہت خیال رکھو گی۔۔۔۔ اور کسی بھی وقت کا کھانا تو ہرگز سکپ نہیں کرنا تم "نے۔۔۔ نہیں تو مجھے تو تم جانتی ہی ہو

عالم شاہ نے سختی سے اُسے نصیحتیں کیں تو آیت نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔

"لیکن آپ بھی پرومس کریں آئندہ مجھے بلاوجہ سب کے سامنے نہیں ڈانٹیں گے"

آیت نے تیزی سے اپنی شرط بتائی تو عالم بھی مسکرا دیا۔

ہمم میں بھی تمہیں بلاوجہ نہیں ڈانٹوں گا لیکن اگر تم نے دوبارہ سے کوئی غلطی کی تو پھر مجھ" "سے برا کوئی نہیں ہوگا

عالم نے اُسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے اٹھایا۔

"چلو کچھ دیر نیچے بیٹھ جاؤ سب کے ساتھ"

عالم نے اُسے سہارا دیا اور دونوں نیچے آئے۔

بی جان تو ملازمین سے مٹھائیاں بٹوانے کے مطلق بات کر رہی تھیں۔ عروش شاید اپنے روم میں تھی جبکہ سمن شاہ نائلہ شاہ سے صوفے پر بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں۔ اُن دونوں کو آتا دیکھ مسکرائیں۔ تو آیت بھی آرام سے چلتی ہوئی اُن کے درمیان جا بیٹھی۔

"اب طبیعت کیسی ہے میری بیٹی کی"

سمن شاہ نے پیار سے اُسے دیکھ کر کہا۔

"تائی اب بہتر ہوں۔۔۔اُس کے بعد وومٹ بھی نہیں ہوئی"

اُس نے اُنہیں تسلی سے بتایا تبھی سمن شاہ کچھ یاد آنے پر عالم کی جانب مڑیں جو دوسرے صوفے پر سیل کان سے لگائے بیٹھا کسی سے بات کر رہا تھا۔اُس کی کال ختم ہوتے ہی سمن شاہ نے اُسے مخاطب کیا۔

"عالم بیٹا زرار کچھ دنوں کے لیے حویلی آرہا ہے۔۔۔شائستہ کا دل ہے کے وہ بھی اب بزنس سنبھالے تو میں نے کہہ دیا اُسے یہاں بھیج دو عالم اُسے کچھ دن اپنے ساتھ لے جائے گا آفس تو وہ بھی بزنس سے واقف ہو جائے گا۔۔۔اسی لیے شام کو پہنچ رہا ہے"

سمن شاہ نے اپنے بھانجے اور بہن کا ذکر کیا جو ساہیوال قائم پزیر تھے۔

"ماما کیا ضرورت تھی۔۔۔آپ کو پتہ بھی ہے میری مصروفیات کا۔۔۔اور زرار تو مجھے پہلے ہی نہیں پسند"

عالم نے کوفت سے کہا تو سمن شاہ نے اُسے گھورا۔

"کیوں نہیں پسند وہ آپ کو؟...عالم بیٹا وہ آرہا ہے نا اب تو آپ بھی اُس کا خیال رکھنا بچہ پہلی دفعہ حویلی آرہا ہے"

سمن شاہ نے اُسے سمجھایا تو عالم اثبات میں سر ہلاتا اٹھا۔

"جی بہتر میں ارحم سے کہہ دیتا ہوں وہ مردان خانے میں کمرہ سیٹ کروا دے"

عالم کی بات پر سمن شاہ نے اُسے روکا۔

عالم کیا ہو گیا ہے آپ کو زرار گھر کا بچہ ہے وہ کیوں رہنے لگا مردان خانے اور ویسے بھی"

"میں نے حویلی میں ہی اُس کا کمرہ سیٹ کروا دیا ہے

عالم کو اچانک غصّہ آیا۔

وہ کیسے رہ سکتا ہے حویلی۔۔۔آپ کے علاوہ وہ یہاں سب کے لیے غیر محرم"

"ہے۔۔۔تو بہتر ہے وہ مردان خانے میں ہی رہے۔۔۔

عالم سختی سے بولا تو بی جان اُس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

کیسی باتیں کے رہے ہو تم عالم کیا ہو گیا جو بچہ کچھ دونوں کے لیے حویلی رہ لے وہ کوئی غیر"

"تو نہیں ہے۔۔۔اب میں تمہیں یہ بات کرتے نہ سنوں

بی جان نے اُسے ٹوکا تو عالم کب سے خاموش بیٹھی آیت کی دیکھتا مزید برہم ہوا۔

چلیں جو دل میں ائے آپ لوگ وہی کریں میری تو یہاں سننی کسی نے نہیں ہے"

نہ۔۔۔۔لیکن تم اُس سے پردہ کرو گی۔۔۔اگر اُس نے تمہارا چہرہ ایک دفع بھی دیکھا نہ تو

"اُس کی آنکھیں نکالنے سے پہلے تمہارا چہرہ تن سے اکھاڑ دوں گا۔۔تو خیال رکھنا

وہ آخر میں آیت پر چلایا تو آیت نے خوفزدہ نظروں سے اُسے دیکھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے اُس نے وعدہ کیا تھا وہ آیت کو بلاوجہ نہیں ڈانٹے گا لیکن اُس نے باہر آتے ہی اپنا وعدہ توڑ دیا تھا۔

"جّ۔۔جی۔۔۔مم۔۔میں۔۔خیال۔۔رکھوں۔۔گی"

اُس نے گھبرا کے جواب دیا اور پاس بیٹھی نائلہ شاہ کے کندھے میں چہرہ چھپایا۔ جبکہ آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں۔

عالم شاہ غصے سے اُسے یونہی چھوڑتا باہر نکلا تھا۔۔۔اُس کے باہر جاتے ہی آیت نے کب کی روکی ہوئی سسکی لی تو سمن شاہ نے دکھ سے اُسے دیکھا جس بیچاری پر عالم شاہ نے اپنا غصّہ نکالا تھا۔۔۔

آیت کچھ نہیں ہوتا بیٹا خود کو تھوڑا مضبوط کرو۔۔۔ شوہر تو بیویوں کو ڈانٹ دیا کرتے ہیں" لیکن اس طرح رویا تو نہیں جاتا نہ میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چلو اپنا نہیں "تو اپنے وجود میں پلتی اُس چھوٹی سی جان کا ہی سوچ لو

نائلہ شاہ نے اُسے احساس دلایا تو آیت نے دوبارہ سے سسکی لی۔

مم۔۔ماما۔۔۔وہ۔۔ہمیشہ۔۔۔۔میرے۔۔ساتھ۔۔ایسا۔کیوں۔۔کر۔۔کرتے۔۔ہ"
"یں۔۔آج۔تو۔۔میں۔ن۔۔نے۔۔کچھ۔کیا۔۔۔بھی۔نہ۔۔۔نہیں۔۔نا

وہ روتی ہوئی بولی تو سمن شاہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"آیت بس اب میں تمہیں روتا نہ دیکھوں یہ کیا بات ہوئی بھلا یوں تم روتی رہی تو بچے پر اثر ہوگا۔۔۔ اور عالم کو آنے دو میں اُس سے بات کرتی ہوں میری بیٹی سے آرام سے بات کیا کرے"

سمن شاہ نے اُسے تسلی دی اور کچن میں اُس کے لیے جوس لینے گئیں۔ پیچھے نائلہ شاہ اور بی جان نے اُسے سمبھالا۔

🖤🖤🖤

اُسے عروش ابھی کچھ دیر پہلے کمرے میں چھوڑ گئی تھی۔ جبکہ اُس کی زد تھی اُسے اپنے پرانے کمرے میں جانا ہے۔ لیکن نائلہ شاہ نے اُسے ہلکا سا ڈانٹا تھا کے تھوڑی سی بات پر اتنا تماشا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو وہ بھی انسو بہاتی کمرے میں آگئی تھی۔ بیشک عالم شاہ نے اُسے صرف ایک بات کہی تھی لیکن وہ اُس کا لہجہ سوچ کے دکھی ہو رہی تھی۔ آج تو اُس کی کوئی غلطی نہیں تھی عالم نے یونہی اسے ڈانٹ دیا تھا۔ آیت کو لگا تھا اُس نے آج اُسے اتنی بڑی خوشی دی ہے تو اب وہ اسے کچھ نہیں کہے گا۔

ابھی وہ سوچوں میں گم تھی کہ دروازہ کھلا اور وہ سنجیدہ سا چہرہ لیے اندر داخل ہوا۔ آیت کو اینگنور کیے وہ الماری کی طرف گیا اور اپنی کوئی فائل ڈھونڈنے لگا۔۔ آیت جسے لگا تھا وہ اسے منانے آیا ہے اُس کی حرکت پر بے آواز رونے لگی۔

عالم جانتا تھا اُسے آیت سے یوں بات نہیں کرنی چاہیے تھی وہ بھی اس حالت میں تو ہرگز نہیں۔ وہ یہی بات اُسے ارّام سے بھی سمجھا سکتا تھا لیکن اُس نے اپنا غصّہ بھی تو کسی پر نکالنا تھا نا۔

مگر اب آیت کو پھر سے روتا دیکھ وہ فائل کو ترک کرتا اُس کی جانب آیا۔

آہستہ سے اُس کے پاس بیٹھ کر اُسے اپنے سینے میں بھینچا۔ تو آیت خاموش ہوتی اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

عالم نے اُس کی آنکھیں صاف کیں۔

"ایم سوری۔۔۔۔ میں تمہیں ڈانٹنا نہیں چاہتا تھا آیت۔۔ بس پتہ نہیں کیوں غصّہ آیا تو تم پر نکال دیا۔۔۔ ایم ریلی سوری میری جان"

عالم نے بوجھل لہجے میں کہا تو آیت بھی اُس کی فکر دیکھتی پچھلی بات بھول گئی۔

" اچھا نا اب آپ یوں بھی مت کہیں۔۔۔ لیکن آج مجھے بہت برا لگا عالم آپ نے مجھے

کیوں ڈانٹا"

آیت کی بات پر عالم نے سنجیدگی سے اُسے خود سے الگ کیا۔

"مجھے یوں زرار کا یہاں رہنا مناسب نہیں لگ رہا۔۔۔ جو بھی ہو وہ تمہارے لیئے غیر ہے تو

تم اُس کے سامنے ہرگز نہیں جاؤ گی اور اگر جانا بھی پڑا تو چہرہ ڈھانپ کر جانا۔۔۔ میں نہیں

چاہتا کوئی بھی میری بیوی کو دیکھے۔۔۔۔۔۔۔۔ خیر یہ بتاؤ میرا بے بی تنگ نہیں کر رہا

میری معصوم سے جان کو"

عالم شاہ نے پہلے اُسے سنجیدگی سے سمجھایا لیکن پھر شرارت سے اُس کے پیٹ پر ہاتھ

رکھتے ہوئے آخری بات کی تو آیت شرما دی۔

"صرف آپ کا نہیں یہ میرا بھی تو بے بی ہے نا"

آیت نے ناراضگی سے منہ پھلا کر کہا تو عالم شاہ کو اس پہ شدت سے پیار آیا۔

" ہمم ہے تو تمہارا بھی لیکن اسے لانے میں محنت تو ساری میں نے کی ہے آیت عالم

شاہ۔۔۔ تم نے تو بس رونے میں ہی ٹائم ویسٹ کیا ہے"

عالم اُس کی گال پر لب رکھتا بولا تو آیت شرما کر تکیے میں منہ چھپا گئی۔

عالم بھی لیمپ بند کرتا اُس کے پاس لیٹا۔ پاؤں سے کمبل کھینچ کے دونوں پر ٹھیک کیا اور آیت کو اپنی بانہوں میں لیا۔

"ویسے تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو۔۔۔ جب بھی غصے سے دیکھوں رونا شروع کر دیتی ہو"

عالم نے پیار سے پوچھا۔

"مُجھسے آپ کا غصّہ دیکھا نہیں جاتا مجھے ڈر لگتا ہے آپ سے بہت۔۔۔ آپ غصے میں سب بھول جاتے ہیں اور مجھے اتنا زیادہ ڈانٹتے بھی ہیں"

آیت نے شکوہ کیا تو عالم اُسے مزید خود میں بھینچ گیا۔

"میں صرف تمھارے فائدے کے لیے ڈانٹتا ہوں آیت۔۔۔ لیکن اب کوشش کروں گا نہ ڈانٹوں۔۔ چلو اب خاموش ہو جاؤ اور مجھے میرا کام کرنے دو"

عالم نے کہتے ساتھ ہی اُس کے لب اپنے لبوں میں لیے اور اپنے ہاتھ اُس کی کمر پے لے جا کر اس کی کرتی کی زپ کھولی۔ آیت نے اُس کے ہاتھ پکڑنا چاہے لیکن وہ اب اس کی شرٹ نیچے کھسکاتا اس کے ملائم جسم پر اپنی شدتیں دکھانے لگا۔ آیت کو تکلیف ہوئی تو اُس نے آنکھیں بھینچ لیں۔

پھر عالم شاہ اپنے کام میں مصروف رہا جبکہ آیت سسکیاں بھرتی مزاحمت کرتی رہی کیونکہ آج بھی عالم شاہ کی قربت میں نرمی کی جگہ شدت تھی۔

🖤🖤🖤

آخر شام کے سات بجے عالم نے آیت کو خود سے الگ کیا۔ تو آیت ناراضگی دیکھاتی چہرہ پھیر گئی۔ عالم آنکھیں موند گیا تو آیت بھی سونے کی کوشش کرنے لگی۔
جب عالم کو اُس کی گہری سانسیں محسوس ہوئیں تو اُس نے آنکھیں کھولیں اور آیت کو سیدھا کر کہ لٹایا۔ تبھی اُس کا فون بجنے لگا تو اس نے اٹینڈ کر کے کان سے لگایا۔ ارحم تھا جو اسے زرار کے پہنچ جانے کی اطلاع دے رہا تھا۔ اس نے بات کر کے سیل ایک طرف رکھا اور آیت کے کپڑے اٹھا کر اُسے پہنائے جب اُس کا حلیہ ٹھیک کر لیا تو اُس کا ماتھا چومتا شاور لیتا باہر کی طرف بڑھا۔
وہ لاؤنج میں آیا تو سب زرار سے مل چکے تھے وہ بھی آگے بڑھ کر اُس کے گلے ملا پھر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

سب ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے۔ زرار نے اُسے آیت کے پریگننٹ ہونے کی مبارک بھی دی۔ زرار آج تک آیت سے نہیں ملا تھا کیونکہ پہلے ہمیشہ سمن شاہ اپنے بچوں کے ساتھ خود ہی اُن کے ہاں جاتی تھیں کبھی وہ یہاں نہیں آئے تھے۔

"اپنی وائف سے نہیں ملواؤ گے مجھے"

وہ مسکرا کر بولا تو عالم شاہ کو غصّہ آیا

"نہیں میں اُسے مردوں سے نہیں ملوایا کرتا۔۔۔اور ویسے بھی تم یہاں کام سے آئے ہو نہ کے کسی سے ملنے ملانے۔۔۔ تو بہتر ہو گا کل سے میری ساتھ آفس چلو اور سب کچھ سمجھ کر اپنے بزنس کو سمبھالو"

عالم سختی سے بولا تو سمن شاہ نے اسے گھورا۔

جبکہ زرار اُس کے لہجے پر خاموش رہا۔

سمن شاہ نے اُسے آرام کرنے اُس کے کمرے میں بھیجا اور عالم بھی کسی کام سے باہر نکل گیا۔

🖤🖤🖤

شام کا وقت تھا عروش اپنے کسی کام میں مصروف تھی جبکہ عالم شاہ بھی ابھی تک آفیس سے نہیں لوٹا تھا۔ و لون میں ننگے پاؤں واک کر رہی تھی کے تبھی سامنے گیٹ سے زرار O لون کی طرف آتا دکھائی دیا۔ آیت نے فوراًاپنا چہرہ دوپٹے کے پلو سے ڈھکا اور اُس سے رخ پھیر کر کھڑی ہوگئ۔ زرار کمینگی سے مسکراتا اُس کی طرف آیا۔

اف یار بھابھی اتنا بھی کیا شرمانا ذرا ادھر تو دیکھیں میں بھی تو دیکھوں عالم شاہ نے کون سا "خزانہ لوٹا ہے"

وہ بدتمیزی سے بولا تو آیت پیچھے مڑی اور اندر کی طرف بھاگنے ہی لگی تھی کے زرار نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ اُسے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔ تو آیت خوف سے پھڑپھڑانے لگی۔

"ارے یار اتنی بھی کیا جلدی ہے دیدار تو کراتی جاؤ"

وہ خباثت سے اُسے دیکھتا بولا۔ پھر اچانک اُس کا دوپٹہ کھینچ کر اُس سے الگ کیا تو آیت کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"ز۔ زرار بھائی یہ کیا کر رہے ہیں آپ پلیز میرا دوپٹہ واپس کریں۔۔۔"

وہ ہمت کرتی بولی جبکہ زرار تو اُس کے خوبصورت چہرے اور سراپے میں کھو چکا تھا۔

"آج سمجھ آیا خالہ جان امی کو کیوں کہتی تھیں عالم کی بیوی بہت خوبصورت ہے"

وہ کہتا اُس کا بازو چھوڑ کے کمر میں ہاتھ ڈالنے ہی لگا تھا کے اندر سے عروش آیت کو پکارتی باہر ائی۔ وہ جلدی سے اُس سے دور ہوا اور دوپٹہ اس کی طرف اچھالا تو آیت نے دوپٹہ لے کر خود پر اوڑھا اور عروش کی طرف بڑھی جو پورچ کی سٹیرز اتر کر لون میں آرہی تھی۔

آیت نے اپنی آنکھیں صاف کیں اور اپنی کپکپاہٹ پر قابو پایا۔

"اف آیت تم یہاں تھی اور میں تمہیں ساری حویلی میں ڈھونڈ رہی تھی یہ پکڑو اب ماما کا فون لالہ کب سے کال کر رہے ہیں تم سے کوئی پرسنل بات کرنی ہے شاید"

عروش نے آخری بات اُسے چھیڑتے ہوئے کہی اور مسکراتی ہوئی واپس پلٹ گئی آیت بھی فون تھامتی اُس کے پیچھے بھاگی وہ لاؤنج سے گزر کر اسٹیرز چڑھ ہی رہی تھی کے لاؤنج میں بیٹھی نائلہ شاہ نے اُسے واپس بلایا۔ آیت آکر اُن کے پاس صوفے پر بیٹھی۔

"یہ کیا طریقہ ہے آیت تم کم از کم اپنی حالت کا ہی سوچ لو۔۔۔ کتنی دفعہ کہا ہے کے لڑکیاں اس حال میں نہیں بھاگتیں کوئی بھی نقصان ہی سکتا ہے لیکن تمہیں تو سمجھ ہی نہیں آتی ناہماری"

وہ سختی سے بولیں تو آیت انسو چھوپاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سوری ماما میں آئندہ خیال رکھوں گی"

آیت کہہ کے اپنے روم میں ائی اُس نے ابھی فون کی طرف دیکھا ہی تھا کے سکرین پر نظر پڑتے اُس کی جان نکلی۔ وہاں چھ منٹ اور کچھ سیکنڈ ہو چکے تھے کال تو اٹینڈ کیے اُسے تو لگا تھا کے عروش نے کہا ہے خود ہی کال کر لو مگر کال تو الریڈی چل رہی تھی۔ آیت نے لبوں پر زبان پھیرتے موبائل کان سے لگایا۔

🖤🖤🖤

"السلام و علیکم

وہ خود پر ضبط پاتی ہوئی بولی۔ جبکہ دوسری جانب خاموشی ہی قائم تھی۔ آیت کو دل ہی دل میں خوشی ہوئی کہ شاید اِس نے کچھ نہیں سنا۔

مگر اچانک فون میں اِس کی سخت آواز گونجی۔

"کیوں بھاگ رہی تھی تم"

اُس کی تیز آواز پر آیت نے لبوں پر زبان پھیری۔

"میں بس جلدی سے آپ سے بات کرنا چاہ رہی تھی"

آیت نے جھوٹ گھڑا۔ مگر سامنے بھی عالم شاہ تھا۔ اُس کے لہجے سے ہی اُس کا جھوٹ جان گیا۔

"آیت مجھے سچ بتاؤ۔۔۔کیوں بھاگ رہی تھی تم کسی نے کچھ کہا ہے کیا میری جان کو"

عالم فکرمندی سے بولا۔ پتہ نہیں کیوں آج اُس کا دل آیت کی جانب سے گھبرا رہا تھا۔

"نہیں عالم مجھے کسی نے کیوں کچھ کہنا ہے۔۔۔اور میں سچ ہی بول رہی ہُوں"

اُس کی بات پر عالم نے گہرا سانس بھرا۔ خود کو پرسکون کرنے کے بعد وہ اُس سے مخاطب ہوا۔

"طبیعت کیسی ہے"

آیت اُس کی محبت پر آسودگی سے مسکرائی۔

"بلکل ٹھیک ہوں"

آیت نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا لیکن عالم ابھی بھی مطمئن نہ ہوا۔

"لنچ کیا تھا تم نے"

اب کہ آیت اُس کے سوال پر گڑبڑائی تھی کیونکہ آج نیند کے باعث وہ دوپہر میں ہی سو گئی تھی تو لنچ مس ہو گیا تھا۔

"نن۔۔نہیں وہ مجھے نیند آگئی تھی تو لنچ نہیں کر سکی"

عالم اچانک بھڑکا تھا۔

"دماغ سیٹ ہے تمہارا۔۔۔ کتنی دفعہ سمجھایا ہے کے کسی بھی ٹائم کا کھانا سکیپ مت کیا کرو۔۔ تم جانتی بھی ہو تم اتنی ہیلدی نہیں ہو کے اس حالت میں بغیر کھانے کے سروایو کر سکو۔۔۔ پھر کیوں سوئی تم"

عالم کو غُصہ کرتے دیکھ آیت خاموش ہی رہی۔

"اب جاؤ شاباش جا کر کچھ ہلکا پھلکا سا کھا لو میں گھر آ جاؤں گا تھوڑی دیر میں پھر سب مل کر کھانا کھائیں گے"

عالم خود پر قابو پاتا پیار سے بولا تو آیت پھر سے مسکرائی اور اُسے اللہ حافظ بول کے موبائل سائڈ پر رکھا۔

کچھ دیر پہلے کا واقع ذہن میں آیا تو آیت کا دل بھر آیا۔ اُسے یاد آیا کے عالم ہمیشہ کہتا تھا کہ اُسے نہیں پسند کوئی بھی آیت کی طرف دیکھے بھی۔ مگر آج تو ایک غیر محرم نے اسے بغیر دوپٹے کے دیکھا تھا اور اسے غلاظت سے چھوا بھی تھا۔ اُس کی بھوکی نظریں یاد کرتے آیت کو اپنا آپ نہ پاک لگا۔۔۔ آیت بے ساختہ گھٹنوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔ کیسے برداشت کرتی وہ یہ تکلیف۔ کسی کو بتانے سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔

جبکہ زرار کا بھی ابھی حویلی سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

آیت نے بمشکل خود کو کنٹرول کیا اور اپنی حالت ٹھیک کرتی باہر ائی۔ کیونکہ اب اُسے بھوک سے چکر آ رہے تھے۔

ابھی وہ کچن کے دروازے پر پہنچی ہی تھی کے اُس کا جی متلایا۔ وہ تیزی لاؤنج کے پاس بنے واشروم میں بھاگی۔ پیچھے وہ سب اُس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوئیں۔ وہ ابھی الٹی کر کہ باہر آ کر ڈاینگ پر بیٹھی ہی تھی کے مین دروازے سے عالم شاہ اور زرار لاؤنج میں داخل ہوتے دکھائی دیے۔

آیت زرار کو دیکھتی منہ چھپا گئی اِس کی حرکت پر عالم شاہ کو خوشی ہوئی۔

چلو آیت نے اس کی کوئی بات تو مانی تھی۔ جبکہ وہیں آیت کی حرکت پر زرار کو کوفت ہوئی تھی۔

عالم سب کو سلام کرتا آیت کے پاس بیٹھا۔ نائلہ شاہ نے ملازماؤں کو کھانا لگانے کا اشارہ کیا تو وہ کھانا لگانے لگیں۔

عالم نے ٹیبل کے نیچے سے آیت کا ہاتھ تھام کر سہلانا شروع کیا تو آیت نے گڑبڑاہ کر سب کی طرف دیکھا مگر کسی کو اپنی طرف متوجہ نہ پا کر اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا مگر عالم نے اُس کا ہاتھ نہیں چھوڑا اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے لگا۔

"کھانا کیوں نہیں کھا رہی تم"

اُسے یونہی بیٹھا دیکھ عالم اُس کی طرف متوجہ ہوتا آہستہ آواز میں بولا۔

"آپ نے ہی تو کہا تھا کہ انہیں چہرہ نہیں دکھانا تو میں کیسے کھاؤں"

آیت نے لہجے میں دنیا جہاں کی مضلومیت سموتے ہوئے کہا۔

عالم نے اُس کے دوپٹے کا ایک پلو اٹھا کر ایک طرف سے چہرے کے سامنے کر دیا اب زرا اُسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"اب کھاؤ"

عالم نے کہا تو آیت نے پلیٹ میں تھوڑے سے چاول نکالے مگر اُس نے پہلا چمچ ہی لیا تھا کہ اُسے پھر سے وومٹ ہوئی وہ دوبارہ سے واشروم بھاگی۔

عالم پریشانی سے واشروم کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اُسے ڈاکٹر نے سختی سے کہا تھا کہ آیت کھانا ہرگز سکیپ مت کرے اُس کی پریگنینسی ارلی ایج ہے تو اُسے خیال رکھنا چاہیے۔ اگر اُس نے کھانا سکیپ کیا تو اسے وومٹس ہوتی رہیں گی اور طبیعت سنبھلنے میں بھی وقت لگے گا۔

آیت کو مسلسل بیسن پر جھکے دیکھ سب کھانا چھوڑ چکے تھے۔

"یہ تھوڑی دیر پہلے بھی وومٹ کر کے ائی ہے۔۔ اب دوبارہ سے پھر کر رہی ہے"

سمن شاہ نے عالم کو بتایا تو وہ مزید فکرِ مند ہوتا اُس کے پیچھے گیا۔

آیت جو منہ صاف کر کے واپس آرہی تھی پھر سے چکرائی تو عالم نے اُسے باہنوں میں بھرا۔

"میں اسے روم میں لے جا رہا ہوں آپ کھانا اوپر ہی بھجوا دیں"

عالم نے اُسے اٹھاتے ہوئے کہا تو آیت شرمائی۔

"عالم نیچے اتاریں ناں۔۔۔سب دیکھ رہے ہیں"

آیت دونوں ہاتھ اُس کے کندھوں پر رکھتی چہرہ اُس کی گردن میں چھپاتی ہوئی بولی مگر عالم شاہ اُسے یونہی لیے اوپر آیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں کھانا کھا کر بیڈ کی طرف ائے۔

آیت اب سمبھل گئی تھی۔

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ لیٹ گئے تو عالم نے اے سی کی سپیڈ کم کی اور لیمپ آف کر دیا۔

پھر اُس نے خاموش لیٹی آیت کا ہاتھ تھام کر اپنی جانب کیا تو آیت نے اُس کی طرف دیکھا۔

"عالم پلیز آج رہنے دیں ناں۔۔۔"

آیت رونی صورت بنا کر بولی مگر عالم اس معاملے میں اُس کی سنتا کہاں تھا۔

"ششش۔۔اب مجھے تمہاری آواز نہ ائے"

عالم اُس کے ماتھے پر لب رکھتا شدت سے بولا تو آیت بھی خاموش ہو گئی۔ دن بہ دن عالم کا جنون اُس کے لیے بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

عالم نے اُس کے ہاتھ پیچھے کرتے چہرہ اُس کے سینے میں چھپایا تو آیت شرماتی ہوئی آنکھیں بند کر گئی۔

عالم اُس کے سینے سے ہٹا اور اُس کی گردن پر گہرے سانس چھوڑے جبکہ آیت اُس کی سانسوں کی تپش سے خود کو جھلستا محسوس کرنے لگی۔ جب اُس نے آیت کے ہونٹوں پر کفل لگاتے اپنے دونوں ہاتھ اُس کی شرٹ میں ڈالتے پیٹ پر رکھے تو آیت نے اُس کے ہاتھوں کو اپنے جسم پر حرکت کرتے دیکھ اس کے ہاتھ تھامنا چاہے۔

عالم نے اُس کی مزاحمت پر غصے سے اُس کے لبوں کو اپنے دانتوں میں دبایا اور اُنہیں اپنے ہونٹوں سے جدا کیا تو آیت نے سسکی بھری۔

آئیندہ میرے سامنے مزاحمت کی تو میں یہ بھی بھول جاؤں گا کے تم میرے بچے کی ماں بننے والی ہو۔۔ ہمم"

عالم اُس کے کان میں سرگوشی کرتا پھر سے اُس پر جھک آیا تو آیت بھی خاموشی سے اُس کی شدتیں سہنے لگی۔

لیکن پتہ نہیں عالم کی قربت میں ایسا کیا تھا کے کچھ دیر بعد وہ بھی اِس کی قربت کے نشے میں بہکتی اُس کا ساتھ دینے لگی تھی۔

ایک ماہ بعد۔۔۔۔۔

یونہی آیت کے دن عالم کے ساتھ میں خوبصورتی سے گزرتے چلے گئے۔ اب عالم اُس پر غصّہ بھی کم ہونے لگا تھا کیونکہ آیت اب اُسے ناراض ہونے کا موقع ہی نہیں دیتی تھی۔ ان دنوں میں صرف ایک خاص بات ہوئی تھی کے عروش کے لیے سمن شاہ کے بھتیجے کا رشتہ آیا تھا۔ حدید نہ صرف اچھی صورت کا مالک تھا بلکہ اُس کا مزاج بھی بہت ٹھہرا ہوا تھا۔ عالم شاہ تو اُس سے پہلے سے ہی واقف تھا اسی لیے مزید جانچ پڑتال نہیں کرنی پڑی۔ عروش سے پوچھا تو اُس نے بھی جیسی آپ کی مرضی کہہ دیا۔ سمن شاہ کو اپنی تربیت پر فخر محسوس ہوا۔ اُنھوں نے سب کی رضامندی سے اپنے بھائی شاہ نواز کو ہاں کہہ دی۔

ابھی وہ لوگ دو دن پہلے ہی منگنی کی رسم ادا کر گئے تھے۔ جبکہ شادی ایک سال بعد کرنے کہ فیصلہ ہوا تھا تاکہ تب تک آیت کی ڈیلیوری بھی ہو جائے تو وہ بھی شادی ٹھیک سے انجوائے کر سکے۔

ہاں البتہ زرار ابھی تک واپس نہیں گیا تھا۔ اُس کا کہنا تھا کہ وہ ایک دفعہ ہی سب کچھ سمجھ کر جائے گا تاکہ پھر دوبارہ نہ آنا پڑے۔

ان دنوں عالم آیت کے ساتھ ہی رہا تھا تو زرار نے بھی آیت سے کوئی بد تمیزی نہیں کی تھی ہاں اُس کی غلیظ نظریں ہی تھیں جو آیت کو برداشت کرنی پڑ رہی تھیں۔

منگنی کی رات ہی عالم شاہ کسی ضروری کام سے تین دنوں کے لیے کراچی چلا گیا تھا۔

تب سے آیت نائلہ شاہ کے پاس اُن کے روم میں شفٹ ہو گئی تھی کیونکہ سب کا کہنا تھا اس حال میں لڑکیاں اکیلے کمرے میں نہ رہیں۔

آج عالم شاہ کی واپسی تھی تو آیت صبح سے ہی خوشی سے جھومتی پھر رہی تھی۔ عالم نے شام تک ہی پہنچنا تھا تو آیت عصر کے وقت سے ہی اپنے روم میں آ گئی تھی کیونکہ آج اُس کا دل تھا وہ عالم کے لیے اسپیشل تیار ہو تاکہ عالم اُس کی پیش قدمی پر خوش ہو۔

اُس نے الماری کھولی تاکہ کوئی پیارا سا فینسی ڈریس ڈھونڈ سکے لیکن اُسے کوئی بھی ڈریس اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

آخر اُس کی نظر ایک بند پیکٹ پر پڑی تو آیت اُسے بیڈ پر لائی جیسے ہی اُس نے وہ پیکٹ کھولا آیت خوشی سے سرشار ہو گئی۔

اُس پیکٹ میں ایک ڈارک گرین سلک کی سیمپل مگر فینسی ساڑی تھی۔ آیت کو وہ بے حد پسند آئی۔

لیکن جب اُس نے پھر سے پیکٹ میں جھانکا تو اُس میں سے بلاؤز بھی نکالا وہ بلیک کلر کا چھوٹا سا بلاؤز تھا جو بمشکل ہی اُس کے سینے کے ابھار کو ہی کور کر پاتا۔ لیکن اصل خوبصورتی تو تھی ہی اُسی میں کیُونکہ اُس پر بلیک ہی ستاروں کا کام ہوا تھا۔

آیت نے جلدی سے اٹھ کر سٹیم ائرن سے ساڑی کو پریس کر کے بیڈ پر رکھا اور روم کا دروازہ اندر سے لوک کرتی واشروم کی طرف بڑھ گئی۔

بیس منٹ بعد وہ آفٹر باتھ گاؤن میں باہر نکلی اور شیشے کے سامنے آئی۔ اُس نے خود کا اچھے سے جائزہ لیا اور پھر شکر ادا کیا کہ ابھی وہ بلکل بھی موٹی نہیں ہوئی تھی آیت مطمئن ہوتی بیڈ سے ساڑی اٹھا کر ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی۔

آج اُس نے پہلی دفعہ ساڑی پہنی تھی مگر وہ کامیاب رہی تھی۔

وہ پھر سے باہر آئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوتے ڈرائیر اٹھا کر اپنے بال اچھے سے ڈرائے کیے۔ پھر نیچے سے ہلکے لوز کرل کیے اور دو لیٹیں نکال کر باقی بال پیچھے کھلے چھوڑ دیے۔

پھر اُس کی نظر گھڑی پر پڑی جو سات بجا رہی تھی مطلب اُس کے پاس تقریباً آدھا گھنٹہ تھا۔ آیت نے جلدی سے لائٹ سا میک اپ کیا اور آخر میں اورنج لپسٹک لگا کر اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دیا۔

پھر ایک باریک سی سلور چین گلے میں ڈالی اور سلور ہی ایئر رنگز کانوں میں ڈالے آخر میں وہ دو تین انگوٹھیاں پہنتی اپنی بلیک ہیلز اٹھاتی صوفے پر آ بیٹھی۔ جھک کر سٹریپ بند کیے اور تھکن کے باعث کمر صوفے کی پشت پر ٹیکا لی جبکہ دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھتی مسکرانے لگی۔

"آپ کو پتہ ہے ماما نے بابا کو خوش کرنے کے لئے اتنی محنت کی ہے اب بس میری دعا ہے کہ آپ کے بابا جلدی سے خود ہی روم میں آ جائیں۔۔۔۔ پھر ہم تینوں مل کر بہت انجوائے کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن آپ تو رات کو ماما کو تنگ کرتے ہو ناں۔۔۔ لگتا ہے آپ سے بھی ماما کی طرح بابا کا جنون دیکھا نہیں جاتا تو آپ بھی ماما

کے ساتھ روتے ہو ہے ناں۔۔۔۔ لیکن آپ پریشان نہ ہو جب آپ ہمارے پاس آ جاؤ
"گے نا تو ہم دونوں مل کر بابا کو بہت سارا تنگ کیا کریں گے

آیت معصومیت سے اپنے وجود میں پلتے اپنے بچے سے باتیں کرنے لگی۔

کُچھ دیر بعد آیت کو محسوس ہوا باہر کوئی دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اُسے لگا عالم ہو گا کیونکہ صرف وہی روم کی ڈپلیکیٹ کی اپنے پاس رکھتا تھا۔

آیت مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئی تبھی اندر داخل ہونے والے کو دیکھ کر آیت غصے سے آگے بڑھی۔

زرار جو دروازہ اندر سے لوک کرتا پیچھے پلٹا تھا آیت کے ہوش ربا حسن پر نظریں ٹیکا گیا۔ جو اس وقت بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔

زرار بھائی یہ کیا بد تمیزی ہے آپ کو مینرز نہیں ہیں کے کسی کے بیڈ روم میں یوں داخل "
"نہیں ہوتے اور دروازہ کیوں لوک کیا آپ نے۔۔۔۔ ابھی کے ابھی دروازہ کھولیں

آیت اُس کی ہوس بھری نظریں خود پر گڑھے دیکھ ہمت کرتی ہوئی بولی۔

"میری بلبل لگتا ہے تم بھی خود کو سجا کر میرا ہی اِنتظار کر رہی تھی"

زرار بے شرمی سے کہتا آگے بڑھا تو آیت واشروم کی طرف بھاگی۔

لیکن اس درندے نے اُس کا بازو تھاما اور اسے کھینچ کر بیڈ پر پٹخا۔ تو آیت نے بیڈ سے اُٹھنا چاہا مگر وہ آگے بڑھا اور اس کے دونوں ہاتھ باندھنے کے بعد اُس کے منہ پر بھی پٹی باندھ دی تو آیت اب چیخ بھی نہیں پا رہی تھی۔

وہ گھٹیا انسان تیزی سے بیڈ پر آیا اور بغیر کسی دیر کے آیت کی ساڑی کا پلو کندھے سے کھینچ کر اُتارا تو آیت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے اپنی عزت محفوظ رہنے کی دعا کرنے لگی۔

زرار اب آیت کا شفاف جسم اب اچھے سے دیکھ سکتا تھا اب اُس کے پیٹ پر کوئی کپڑا نہیں تھا بس سینے پر بلاؤز ہی بچھا تھا۔

ابھی اُس نے بلاؤز اتارنے کے لیے پکڑا ہی تھا کہ دھاڑ سے دروازہ کھلا۔

تو زرار تیزی سے بیڈ سے اُترا۔

اُس کی نظر جیسے ہی دروازے پر گئی تو سامنے عالم شاہ سرخ چہرے کے ساتھ آنکھیں میچے کھڑا تھا غصے کی وجہ سے گردن اور بازوؤں کی رگیں تنی ہوئی تھیں وہ مٹھیاں زور سے بھینچتا زرار کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ آیت پلو کندھے پر ڈالتی بھاگ کر اُس کے سینے سے آ لگی۔

جبکہ اُس کے پیچھے وہ سب کھڑیں اُس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوئیں۔

عالم شاہ کو حویلی ائے پندرہ منٹ ہو گئے تھے وہ سب کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھا تھا کے }
اُس نے آیت کے بارے میں پوچھا تو نائلہ شاہ نے اُس کے کمرے میں ہونے کا بتایا۔
کچھ دیر بعد جب عالم نے زرار کا پوچھا تو سب نے کہا اُنہیں نہیں معلوم تبھی ملازمہ نے آکر بتایا کے اُس نے زرار کو اوپر جاتے دیکھا ہے۔ عالم کے دماغ میں کھٹکا ہوا کیونکہ زرار کا روم نیچے تھا تو وہ اوپر کیا لینے گیا تھا عالم تیزی سے اوپر کی جانب بھاگا تو وہ سب بھی اس کے پیچھے آئیں۔ عالم نے جب آیت کی سسکیاں سنی تو جلدی سے ڈپلیکیٹ کی نکالی اور دروازہ کھولا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا خون خول اٹھا تھا۔ [

آیت بے تحاشہ روتی ہوئی اُس کے سینے سے چپکی کھڑی تھی۔ جبکہ عالم شاہ خون آشام نظروں سے سامنے کھڑے زرار کو گھورتا اُس کی پیٹھ سہلا کر اُسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مگر اُسے خاموش ہوتے نہ دیکھ عالم نے اُسے نائلہ شاہ کو تھمایا تو وہ اُن سے لگی مزید تیزی سے رونے لگی۔

اُس کے رونے کی آواز عالم کو مزید غصّہ دلا رہی تھی وہ لمبے ڈگ بھرتا زرار کے پاس پہنچا اور اُسے کالر سے گھسیٹ کر باہر نکلا۔

عالم نے سیڑیھوں کے پاس لا کر زوردار دھکا دیا۔۔۔ تو وہ بل کھاتا نیچے لاؤنج کے فلور پر جا گرا۔ اُس کے ماتھے اور ناک سے خون نکلنے لگا۔

مگر عالم شاہ طوفان بنا خود بھی نیچے آیا اور اُس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش کر دی۔

"الو کے پٹھے تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری عزت کی طرف آنکھ بھی اٹھانے کی۔۔۔۔ اب جو تمہارے ساتھ میں کروں گا نہ تیری سات نسلیں یاد رکھیں گی کہ دوسروں کی ماں بہنوں کو کیسے دیکھا جاتا ہے"

عالم شاہ اُسے آخری لات مارتا ہوا چیخا تھا۔ زراراب ادھ موا ہو چکا تھا۔ مگر عالم شاہ اُسے بازو سے پکڑتا گھسیٹ کر باہر لایا۔

باہر کھڑے ارحم کو اشارہ کر کے پاس بلایا۔

"اِس کی دونوں آنکھیں نکال کر دریا میں بہا دو اور بایاں ہاتھ اور ٹانگ بھی ناکارہ کر دو۔"

عالم شاہ نفرت سے اُسے دیکھتا ہوا ارحم کو کہتا واپس مڑا۔

اُس نے جیسے ہی اوپر والے پورشن پر قدم رکھا آیت کی چیخیں اس کے کانوں میں پڑیں تو وہ وہیں رک گیا۔

آج پہلی دفعہ عالم شاہ کی آنکھوں میں آنسوائے تھے عالم نے آستین سے آنکھیں صاف کیں اوراپنے کمرے میں داخل ہوا۔

سامنے ہی آیت بی جان کی گود میں سر رکھے چیخ رہی تھی۔ جبکہ بی جان اُس اور کچھ پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھیں۔ سمن شاہ بھی شرمندہ سیں بیڈ کے پاس کھڑیں آیت کو تڑپتے دیکھ رہی تھیں اور نائلہ شاہ صوفے اور بیٹھی آنسو بہا رہی تھیں جبکہ عروش اُنہیں سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

عالم کو آتا دیکھ آیت تکلیف اور شرمندگی سے آنکھیں بند کر گئی تو عالم بھی پریشان ہوتا بیڈ پر اُس کے پاس آ بیٹھا۔ عالم نے آیت کا سر بی جان کی گود سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اور خود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی۔

"بس میری جان یوں رو کر مجھے شرمندہ تو مت کرو"

عالم بے بسی سے اُس کے بال سہلاتا بولا۔ جبکہ آیت ابھی بھی اُس کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔

"عا۔۔۔عالم۔۔۔اُن۔۔۔انھوں۔۔۔نے۔۔۔میر۔۔میرے۔۔۔ساتھ۔۔"

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی کہ عالم نے اُس کی بات کاٹی۔

کچھ۔۔ کچھ بھی نہیں کیا اُس نے تمہارے ساتھ۔۔ کچھ بھی نہیں۔ تم اب بھی اتنی ہی پاک "ہو جیسے میں تمھیں چھوڑ کر گیا تھا"

عالم شاہ نے محبت سے اُسے سمجھاتے ہوئے خوف سے الگ کیا۔

سمن شاہ تیزی سے اُس کے پاس آئیں۔ جگ سے پانی کا گلاس بھر کر آیت کے لبوں سے لگایا تو آیت کانپتی ہوئی پانی پینے لگی۔

"آیت بچے تمہیں پیٹ یا کمر میں درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔"

بی جان نے خدشے کے تحت سوال کیا تو سب نے آیت کی جانب دیکھا۔ آیت کی کمر واقعی تب سے دکھ رہی تھی جب سے زرار نے اُسے بیڈ پر دھکا دیا تھا اور اُسے اپنا بھاگنا یاد آیا تو بے ساختہ اُس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر گیا۔

"بی۔۔۔ بی جان میرا۔ میرا بے بی ٹھیک ہو گا ناں"

وہ بی جان کو دیکھتی صدمے سے بولی تو نائلہ شاہ تیزی سے اُس کے پاس آئیں۔

آیت بتاؤ تو سہی کہیں تکلیف تو نہیں ہے تمہیں" نائلہ شاہ فکرمندی سے بولیں تو آیت " نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

اور وہیں عالم کو لگا کسی نے اُس کی روح ضبط کر لی ہو۔

"کہاں درد ہے"

نائلہ شاہ کے سوال پر آیت رونے لگی۔

"ماما میری۔۔۔ک۔۔کمر۔۔میں۔۔درد ہے"

آیت کی بات پر سب خواتین نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"مم۔۔میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں ابھی آپ لوگ پریشان مت ہوں"

عالم شاہ نے ڈاکٹر کا نمبر ملا کر اُسے انے کا کہا اور خود آیت کے پاس آ کر بیٹھا۔

"آیت انشاء اللہ کچھ نہیں ہوا ہوگا میری زندگی۔۔ تم تو رونا بند کرو"

عالم نے اُس کے آنسو صاف کیے تو آیت بھی اثبات میں سے ہلاتی خاموش ہو گئی۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکرٹ نے آ کر بچے کے ٹھیک ہونے کا بتایا اور آیت کی حالت کی وجہ سے اسے انجکشن لگایا تھا۔ جہاں آیت اپنے بے بی کے ٹھیک ہونے کا سن کر خوش ہوئی تھی وہیں انجکشن کا سن کر پریشان ہوئی تھی مگر عالم نے زبردستی اُسے پکڑ کر انجکشن لگوایا تو آیت تب سے منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

اُس نے کھانا کھانے سے بھی انکار کیا تو نائلہ اور سمن شاہ نے اُسے پیار سے سمجھا بجھا کر کھانا کھلا ہی دیا تھا۔

پھر وہ سب بھی اُسے پیار کرتیں اپنے کمروں میں سونے چلی گئیں جبکہ سمن شاہ بیڈ پر اُس کے پاس بیٹھیں۔

"مجھے معاف کر دینا بیٹا۔۔۔مجھے پتہ ہوتا زرار ایسا ہے تو میں کبھی اسے حویلی نہ رہنے دیتی"

سمن شاہ نے آیت سے معافی مانگی تو آیت اٹھ کر اُن کے گلے میں بانہیں ڈال گئی۔

"تائی آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔میں جانتی ہوں آپ کو نہیں پتہ تھا اُن کا۔۔۔بھلا مائیں بھی بیٹیوں سے معافی مانگتی ہیں"

آیت احترام سے بولی تو وہ اُس کی پیشانی چوم کر باہر نکلیں۔

تبھی عالم شاہ صرف بلیک ٹراوزر میں واشروم سے شاور لے کر نکلا۔ آیت اُسے دیکھ کر منہ پھیر گئی تو وہ مسکراکر اس کے پاس آیا۔

آیت کو لگا وہ اسے منائے گا مگر وہ مسکراہٹ چھپاتا سائڈ ٹیبل سے اُس کی میڈیسن نکالتا پانی کا گلاس لے کر اُس کے سامنے بیٹھا۔

"آپ مجھے مت منائیں اچھا۔۔۔پہلے مجھے انجکشن لگوالیا ہے اور اب منانے پہنچ گئے ہیں"

آیت بغیر اُسے دیکھے بولی تو عالم نے مسکراکر اسے دیکھا۔

"اب۔۔۔تمہیں منا بھی کون رہا ہے آیت میں تو بس یہ میڈیسن دے رہا ہوں تمہیں
جلدی سے یہ کھاؤ پھر مجھے سونا بھی ہے"
عالم شاہ سنجیدگی سے بولا جبکہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔ آیت جو بڑی ہواؤں میں اڑ رہی تھی عالم کی اس بات نے اُسے زمین پر آ پٹخا۔ صدمے سے آیت کا منہ ہی کھل گیا مطلب اُس کی اتنی نہ قدری۔۔۔۔
"ہنہ۔۔۔میں بھی کوئی مری نہیں جا رہی آپ سے بات کرنے کے لیے۔۔۔اور آپ یہ میڈیسن دینے والا احسان بھی مت کریں مجھ پر میں خود کے سکتی ہُوں"
آیت غصے سے بولی تو عالم نے اُسے سنجیدگی سے گھور کر دیکھا جانتا تھا اس کا گھورنا ہی آیت کے لیئے کافی ہوگا اور ہوا بھی یہی تھا آیت نے خاموشی سے اس کے ہاتھ سے میڈیسن لے کر منہ میں رکھی پھر پانی پی کر گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔
"ہمم تو تم مری نہیں جا رہی مجھ سے بات کرنے کے لئے ہے ناں۔۔۔۔۔ لیکن میں اپنے دل کا کیا کروں جو تم سے بات کرنے کے لیے ٹرپ رہا ہے"
عالم بیڈ پر ایک طرف لیٹتا ہوا بولا تو آیت بھی اُس کے پاس کھسک آئی۔
"آپ۔۔آپ کو پتہ ہے۔۔میں سپیشل۔۔آپ کے لئے تیار ہوئی تھی آج۔۔۔ لیکن سب۔۔۔سب خراب ہوگیا"

آیت دکھ سے بولی تو عالم نے اُسے خود میں بھینچ لیا۔
"کچھ نہیں ہوتا میری جان ویسے ہی اتنی خوبصورت لگتی ہے مجھے۔۔۔۔۔تیار نا بھی ہو یہ
بندہ پھر بھی آپ پر فدا ہے."
عالم پیار سے کہتا اُس کی کمر سہلانے لگا تو آیت کو کچھ ہی دیر میں نیند آگئی۔ عالم بھی اُس کی پیشانی پر لب رکھتا آنکھیں موند گیا۔

آٹھ ماہ بعد۔۔۔۔۔

عالم آفیس سے ابھی واپس آیا تھا۔ وہ ابھی کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کے آیت بیڈ پر لیٹی رو رہی تھی۔ عالم اُسے روتا دیکھ پریشان ہوا کیونکہ کافی مہینوں سے اُس نے آیت کو بلکل نہیں رونے دیا تھا۔ اب اُسے یوں روتا دیکھ عالم جلدی سے اُس کے پاس گیا۔
"کیا ہوا آیت کیوں رو رہی ہو"

عالم اُس کے بھرے بھرے وجود کو دیکھتا بولا تھا۔ آیت پر ٹوٹ کر نکھار آیا تھا۔۔ وہ اس وقت روتی ہوئی اتنی پیاری لگ رہی تھی کے عالم شاہ کا دل کیا وقت یہیں تھم جائے۔

عالم۔۔بی۔۔بی جان نے۔۔ ماما۔ سے۔ کہا ہے۔۔ کہ اُنہیں لگ رہا ہے"
میری۔۔۔ نارمل ڈیلیوری ہو جائے گی۔۔۔ تو۔۔ ہم۔ ہم۔۔ نارمل ہی
"کرائیں۔۔۔ لیکن۔ آپ کو پتہ ہے نا۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے

وہ روتی ہوئی اُسے بی جان کی بات بتاتی ہوئی بولی۔ تو عالم شاہ نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

اس نے بی جان کو کہا بھی تھا کے وہ آیت سے یہ بات مت کریں کیونکہ وہ آلریڈی بہت چڑچڑی ہو رہی تھی۔

تو اس میں رونے والی کیا بات ہے آیت تم چلو میرے ساتھ ہم ابھی بی جان کو کہہ دیتے"
"ہیں کہ وہ تمھیں یہ بات مت کہا کریں۔

عالم اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتا بولا تھا۔ آیت کا لاسٹ منتھ چل رہا تھا۔ الٹرا ساؤنڈ کے بعد اُنہیں معلوم ہوا تھا کے اللہ اُنہیں بیٹے سے نواز رہا تھا۔ اُن دونوں نے بے بی کے لئے کافی ساری شاپنگ بھی کر لی تھی۔

چونکہ اب آیت کے آخری دن چل رہے تھے توبی جان کا کہنا تھا کہ اُس کی ڈیلیوری نارمل ہو جبکہ باقی سب چاہتے تھے کہ آپریشن کے ذریعے ہو۔

عالم نے آیت کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اٹھایا اور آہستگی سے نیچے اترے۔ سب لاؤنج میں ہی بیٹھی تھیں انہیں آتے دیکھ مسکرائیں۔ تو وہ دونوں بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔

"بی جان آیت کو کیا کہا ہے آپ نے کب سے روئے جا رہی ہے"

عالم نے بات شروع کی تو بی جان اُس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"یہی کہا ہے میں نے کہ جب نارمل ہو سکتا ہے تو کیا ضرورت ہے اتنا خون ضائع کرنے کی پہلے ہی کمزور سی ہے۔۔۔ پھر یہ تو بستر پر لام لیٹ ہو جائے گی تو بچہ تم سمبھالو گے"

بی جان نے سختی سے کہا تو آیت پھر سے دکھی ہوئی۔

"بی جان آج کل کی بچیاں کہاں برداشت کر سکتی ہیں کتنی تکلیف چھوڑیں نہ آپ نارمل کو"

سمن شاہ بھی اُنہیں سمجھاتی ہوئی بولیں مگر بی جان نے کسی کو بھی سنجیدہ نہ لیا۔ تو آیت رونے لگی۔

"بی جان پلیز ایسے مت کہیں مجھے ڈر لگتا ہے"

اُس کی بات اور بی جان نے افسوس سے اُسے دیکھا۔

"تمھیں تو ہر چیز سے ہی ڈر لگتا ہے بیٹا۔۔۔ میری مانو یہی بہتر طریقہ ہے"

بی جان کی بات پر آیت نے بے بسی سے عالم کو دیکھا۔

بی جان میں جانتا ہوں نہ آیت کو یہ بہت نازک ہے یہ اتنی تکلیف ہرگز برداشت نہیں کر "
پائے گی"

عالم کی بات پر بی جان نے اُسے گھورا تو وہ خاموش ہو گیا۔

پھر سب باتوں میں لگ گئے مگر آیت بیچاری اسی ٹینشن میں رہی تھی۔

"آہ۔۔۔۔اہ"

عالم جو گہری نیند میں سویا ہوا تھا آیت کی آہیں سنتا جلدی سے اٹھا۔ آیت جسے پتہ چل چکا تھا وقت اب آگیا ہے تو اُس نے آنسوؤں بھری نظروں سے عالم کو دیکھا۔

"مجھے۔۔۔ہاسپٹل۔۔۔لے۔۔جائیں عالم۔۔جل۔۔جلدی"

وہ پھولی سانسوں کے درمیان بمشکل بولی تو عالم نے پہلے سمن شاہ اور نائلہ شاہ کو فون کر کے باہر نکلنے کا کہا۔

پھر آیت کو بانہوں میں بھرتا وہ نیچے آیا۔ درد کی وجہ سے آیت کی چیخیں عروج پر تھیں عالم کی تو اپنی حالت خراب ہو رہی تھی اُسے یوں چیختا دیکھ۔

تبھی بی جان جن کا کمرہ نیچے ہی تھا باہر نکلیں۔

"کہاں لے جا رہے ہو اُسے تم لوگ دیکھ نہیں رہے اُس کی حالت اسے میرے کمرے میں لٹاؤ اور کسی کو بھیج کر کواٹر سے حبیبہ کو بلاؤ جلدی"

بی جان کی بات پر آیت نے اس حالت میں بھی عالم کی گود میں نفی میں سر ہلایا تو عالم بی بسی سے اُسے زبردستی بی جان کے روم میں لے آیا۔ سمن شاہ تو حبیبہ کو لینے گئی تھیں۔

اِدھر آیت بیڈ پر لیٹی چیخیں ہی مارتی جا رہی تھی اُس نے عالم کا ہاتھ سختی سے اپنی ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا۔

حبیبہ جلدی سے اندر آئی تو آیت کی حالت دیکھ کر عالم سے بولی۔

"صاحب آپ جلدی باہر جائیں اُن کی حالت خراب ہو رہی ہے جلدی کرنی چاہیے"

حبیبہ کی بات اور عالم نے اُس سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر آیت نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے روکا۔ تو بی جان اُس کی حالت کے پیش نظر حبیبہ سے مخاطب ہوئیں۔

"عالم کو یہیں رہنے دو تم بس جلدی سے اپنا کام کرو"

بی جان کی بات پر عالم نے آنکھیں بھینچ کی تھیں جبکہ آیت روئے جا رہی تھی اور عالم کے ہاتھ کو بہت زور سے پکڑ رکھا تھا کے شاید تکلیف کم ہو مگر وہ تو ہونی ہی تھی۔ سمن شاہ اور نائلہ شاہ حبیبہ کی مدد کر رہی تھیں جبکہ بی جان اور عالم آیت کو سمبھال رہے تھے جو درد سے بلبلا رہی تھی۔

اُس کی اس قدر دلخراش چیخیں عالم سے برداشت ہی نہیں ہو رہی تھیں اُس کا دل کیا کہ حبیبہ کو منع کر دے مگر پھر اچانک آیت کی آخری دردناک چیخ نکلی اور کسی نازک جان کے رونے کی تھوڑی تھوڑی آواز آئی تو کمرے میں اچانک ماحول تبدیل ہوا تھا اور ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

حبیبہ بچے کو واشروم سے نہلا کر باہر لائی اور اُسے عالم کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ تو عالم اُس چھوٹی سی جان کو دیکھ کر نم انکھوں سے مسکرایا۔۔۔اور جھک کر اُسکی پیشانی چومی عالم شاہ کا ایک آنسو پلکوں کی دہلیز پار کرتا بچے کی ناک پر گرا تو اُس نے بند انکھوں سے ہی برا سا منہ بنایا تو سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

آیت اب نڈھال سے تکیے پر آنکھیں موندے لیٹی تھی۔ سمن شاہ نے بچہ عالم سے لیا اور وہ سب لاؤنج میں چلی گئیں تو عالم بھی آنکھیں صاف کرتا آیت کے پاس آیا۔

عالم نے ایک ہاتھ سے اُس کا ہاتھ تھاما جبکہ دوسرا ہاتھ اُس کی گال پر رکھا۔

"آیت بہت شکریہ میری جان مجھے اتنا خوبصورت تحفہ دینے کے لئے"

عالم نے محبت بھرے لہجے میں کہا تو آیت نے بمشکل آنکھیں کھول کر اسے دیکھا پھر دھیما سا مسکرائی۔

"آپ کو ہمارا بے بی کیسا لگا"

آیت نے تجسس سے پوچھا تو وہ اس کا ہاتھ چومتا ہوا بولا۔

"بہت پیارا مگر میری بیوی سے تھوڑا سا کم"

عالم کی بات پر آیت سکون سے آنکھیں بند کر گئی۔

عالم اٹھ کر دونوں بازو بیڈ پر آیت کے گرد رکھتا اُس پر جھکا اور شدت سے اُس کے دونوں گال چوم کر ابھی پیچھے ہوا ہی تھا کے عروش بھاگتی ہوئی ائی اور آیت سے چپک گئی۔

"آیت یار اتنا کیوٹ بھتیجا دیا ہے تم نے مجھے میرا تو دل کرتا ہے اُسے کھا جاؤں"

عروش کی بات پر عالم مسکراتا ہوا صوفے پر بیٹھا۔ جبکہ آیت کے لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم نے بے بی دیکھا"

عروش کے سوال پر آیت نے نفی میں سر ہلایا۔

تبھی روم میں سمن شاہ اور نائلہ شاہ داخل ہوئیں۔ نائلہ شاہ نے بچے کو اپنی گود میں لے رکھا تھا۔

اُنھوں نے آگے آکر بے بی آیت کی گود میں رکھا تو آیت نے اُس کی طرف دیکھا۔ وہ چھوٹا سا گلابی رنگ کا پھول جیسا بے بی آیت کو بہت پیارا لگا۔ محبت اور ممتا کہ احساس سے اُس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔

آیت اُس پر جھکتی دیوانہ وار اُسے چومنے لگی۔

وہ بھی ماں کا پیار پا تا خوشی سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا تو سب مسکرا دیئے۔

"کوئی نام سوچا ہے تم دونوں نے"

بی جان کے سوال پر عالم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میرے بیٹے کا نام شاہ ویر عالم شاہ ہے"

عالم بے بی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ سب کو ہی اس کا نام بہت پسند آیا تھا۔

"بہت پیارا نام ہے ماشاللہ۔۔۔۔اللہ لمبی عمر کرے میرے بچے کی"

سمن شاہ نے اُسے دعا دی۔ آیت اب مسکراتی ہوئی شاہ ویر کو سینے سے لگائے بیٹھی تھی جبکہ عروش اُس کے پاس جڑ کر بیٹھی شاہ ویر کے ننھے ننھے ہاتھ چوم رہی تھی۔

"آیت بیٹا اب اسے فیڈ کروا دو۔۔۔۔بھوک لگی ہوگی اسے"

نائلہ شاہ نے آیت کو کہا تو وہ پھر سے شرما دی۔ لیکن پھر اٹھ کے رخ موڑ کر بیٹھی۔ سمن شاہ نے اُس کے گرد شال لپیٹ دی تو آیت نے شاہ ویر کو گود میں رکھا۔

آخر آیت کی محنت مشقت کے بعد شاہ ویر اب سکون سے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر رہا تھا۔

دو تین منٹ بعد ہی اس ننھی جان کا پیٹ بھر گیا تو آیت بھی اپنی حالت ٹھیک کرتی سیدھی ہو بیٹھی۔

اب وہ سب شاہ ویر کو پیار کرنے میں لگیں تھیں جبکہ عالم بیٹھا فرصت سے آیت کو نہار رہا تھا۔

اس وقت رات کے تین بج رہے تھے مگر وہ سب اپنی خوشی میں وقت بھلا چکے تھے۔

آخر چار بجے بی جان کے کہنے پر عالم شاہ آیت کو اٹھا کر روم میں لایا اور پھر دوبارہ نیچے کا کر شاہ ویر کو بھی اوپر لایا تو آیت اُس کی ذمے داری بڑھنے پر مسکرا دی۔

عالم نے شاہ ویر آیت کو پکڑایا اور خود واشروم کی طرف بڑھا۔

جب وہ فریش ہو کر صرف بلیک ٹراوزر میں واپس آیا تو آیت ابھی بھی بیٹھی اُسے پیار کرنے میں مصروف تھی۔

عالم نے پاس آ کر شاہ ویر کو اُس کی گود سے لیا تو وہ جو اپنی ماما کی گود میں آرام سے پڑا تھا عالم کے پاس آتے ہی اُس نے بلکل آیت کی طرح ہونٹ باہر نکالے تو آیت نے جلدی سے اُسے عالم سے لی کر اُس کے ہونٹوں کو چومہ۔

عالم جو ابھی صدمے میں بیٹھا تھا آیت کی حرکت پر اُسے گھورا۔

"آیت ڈونٹ ڈو دس ادر وائز آئی ول ٹیک ہیم بیک"

عالم نے بھڑک کر کہا تو آیت نے مسکراہٹ چھپائی۔

عالم اسے مسکراہٹ چھپاتے دیکھ غصے سے اپنی سائڈ لیٹتا لائٹ آف کر گیا۔

تبھی شاہ ویر کے رونے کی ہلکی پھلکی آواز پر عالم نے جلدی سے اٹھ کر لائٹ آن کی۔ آیت نے اُسے خود سے لگایا اور اس کا سر تھپکنے لگی۔

کچھ ہی دیر بعد وہ سو گیا تو آیت نے اسے درمیان میں لٹایا اور خود ایک سائڈ پر لیٹ گئی۔

مگر عالم نے سوئے ہوئے شاہ ویر کو اٹھا کر اپنے سینے پر لٹایا اور ایک بازو آیت کے سر کے نیچے رکھا۔

آیت بھی خاموشی سے سے آنکھیں موند گئی۔۔۔

ابھی اُنہیں سوئے کچھ وقت ہی ہوا تھا کہ شاہ ویر کے رونے کی آواز پر دونوں اٹھ بیٹھے۔
آیت نے اُسے اٹھا کر سینے سے لگایا۔ لیکن اُسے چپ ہوتے نہ دیکھ آیت بھی رونے والی ہو گئی۔

"شاید اسے بھوک لگی ہو گی آیت"

عالم نے کہا تو آیت بھی اُسے گود میں لٹاتی اس تک اُس کی ضرورت پہنچانے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ پہنچ ہی نہیں رہا تھا پہلے بھی نائلہ شاہ اور سمن شاہ نے اُس کی مدد کی تھی۔
اُسے رو رو کر ہلکان ہوتے دیکھ آیت آیت نے عالم کو دیکھا جو لیٹ چکا تھا۔

"عالم دیکھیں نہ پلیز مجھ سے نہیں ہو رہا اور یہ روئے جا رہا ہے"

آیت نے بے بسی سے عالم کا بازو ہلاتے کہا تو وہ بھی اٹھا۔
عالم نے آیت کے گھٹنے کے نیچے تکیہ سیٹ کیا
پھر تھوڑی دیر بعد ہی آیت نے اُسے فیڈ کروا کر سائڈ پر لٹایا لیکن اُس کے سونے کے کوئی ارادے نہ دیکھ کر آیت بھی اُس کے ساتھ جاگتی رہی تھی جبکہ عالم صاحب آرام سے خواب خرگوش کے مزے لوٹنے لگے تھے۔

صبح عالم اٹھا تو وہ دونوں سو رہے تھے عالم محبت سے دونوں کو دیکھا اور باری باری دونوں کی پیشانی چوم کر پیچھے ہوا۔

آیت کے چہرے سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کے وہ کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی۔

عالم اُس کے آرام کا خیال کرتے بغیر کسی شور کے اٹھ کر آفس کے لئے تیار ہونے لگا۔

ابھی وہ باہر نکل ہی رہا تھا کے اُس کی نظر شاہ ویر پر پڑی جو آنکھیں کھولے چھت کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ ہاتھوں اور پیروں کی ایکسرسائز جاری تھی۔

عالم محبت سے مسکراتا اُس کے پاس آیا اور اُسے اٹھا کر کمرے سے باہر نکلا تاکہ آیت کچھ دیر آرام کر سکے۔

وہ نیچے آیا تو صرف نائلہ شاہ اور عروش ہی کچن میں مصروف تھیں۔

عالم کی گود میں شاہ ویر کو دیکھ کر دونوں مسکرا کر باہر آئیں۔

"اٹھ گئے تم دونوں"

نائلہ شاہ نے عالم کو کہا جبکہ عروش نے جلدی سے شاہ ویر کو اپنی گود میں لیا۔

جی چچی ہم اٹھ گئے ہیں۔۔۔آیت کو اِس نے جگائے رکھا تھا تو وہ اب سوئی "
ہے۔۔۔میں ناشتہ کر کے آفیس کے لئے نکلوں گا آپ بھی شاہ ویر کو آیت کے پاس
"مت جانے دیجئے گا تھوڑی دیر آرام کر لے وہ
عالم کہتا ہوا بی جان کے کمرے میں چلا گیا۔
نائلہ شاہ بھی ملازمہ کو ناشتے کا کہتیں عروش کے پاس آ بیٹھیں اور شاہ ویر کو پیار کرنے لگیں

چار سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج حویلی میں عروش اور حدید کی دعوت رکھی گئی تھی تو آیت صبح سے ملازموں کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔عالم تو ابھی تک آفیس سے نہیں آیا تھا۔
آیت کی تین آفتوں کو نائلہ شاہ اور سمن شاہ لون میں لے گئی تھیں کیونکہ وہ آیت کو کوئی کام نہیں کرنے دے رہے تھے۔

اِس عرصے میں آیت نے شاہ ویر کے ایک سال بعد عرشمان کو جنم دیا تھا جواب تین سال کا ہوا تھا اور اُس کے بعد اللہ نے انہیں حریم کی صورت میں اپنی رحمت سے نوازا تھا جو اب ایک سال کی ہو چکی تھی۔

عالم کو شاہ ویر اور حریم سے زیادہ محبت تھی جبکہ آیت کو عرشمان سے۔

دو سال پہلے ہی بی جان کا انتقال ہو چکا تھا لیکن اب وہ سب اپنی زندگیوں میں واپس لوٹ آئے تھے کیونکہ مرنے والوں کے ساتھ مرا تو نہیں جاتا ناں۔

اب آیت پانچ ماہ سے دوبارہ پریگینینٹ تھی۔ اُس کی پچھلی تینوں ڈیلیوریز ہی نارمل ہوئی تھیں۔

عروش کی شادی کو بھی ساڑھے تین سال ہو چکے تھے وہ بھی اپنے گھر میں خوش تھی۔ اُس کا ایک ڈھائی سالہ بیٹا تھا حسن اور ڈیڑھ سالہ بیٹی مرحا۔

ابھی آیت کھیر کے لئے پستہ بادام کٹ کر رہی تھی کہ شاہ ویر کچن میں آیا اور اُس کی ٹانگوں سے لپٹا۔

"مم۔۔۔۔مدے نیو بھائی لادیں مدے مان شات نئی تھیلنا"

(مم۔۔۔۔مجھے نیو بھائی لادیں مجھے عرشمان ساتھ نہیں کھیلنا)

شاہ ویر کی بات پر آیت گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھی اور اُس کی گال چومی۔

"کیا کہا ہے مان نے میلے پالے شے بے بی کو"

آیت محبت سے بولی۔

حالانکہ وہ جانتی تھی کہ شاہ ویر ہمیشہ خود ہی اُس سے لڑائی کرتا ہے اور جب وہ بیچارہ رونے لگے تو یہ خود آیت یا عالم کے پاس شکایت لے کر پہنچ جاتا تھا۔

ابھی شاہ ویر کوئی جھوٹ گھڑتا کہ کچن میں عالم شاہ داخل ہوا۔

شاہ ویر آیت کو چھوڑتا اُس کی طرف بھاگا تو عالم نے اُسے بانہیں میں اٹھایا اور اُس کی پیشانی چومی۔

عالم آیت کو روم میں آنے کا اشارہ کرتے خود باہر نکل گیا تو وہ بھی ملازموں کے ذمے کام لگاتی ہوئی اُس کے پیچھے ائی۔

آیت روم میں داخل ہوئی تو عالم جوتوں سمیت بیڈ پر الٹا لیٹا تھا اور شاہ ویر عالم کے نیچے پڑا اُس کے گدگدانے پر ہنس ہنس کر دہرہ ہو رہا تھا۔

آیت نے آگے آ کر پانی کا گلاس بھرا اور وہ عالم کی سائڈ ٹیبل پر رکھا۔

عالم شاہ ویر کو سائڈ پر کرتا سیدھا ہو لیٹا اور محبت سے آیت کو دیکھنے لگا۔ جبکہ شاہ ویر خود کے ایگنور ہونے پر غصے سے آیت کو دیکھ رہا تھا۔

اسے بچپن سے ہی عالم کا پیار شیئر کرنا پسند نہیں تھا۔

آیت نے روم فریج سے شاہ ویر کا فیڈر اٹھا کر اُس کے منہ سے لگایا اور عالم کے پاس آکر اس کے جوتے اُتار کر نیچے رکھے۔

ابھی وہ شاور لینے جاتی کے عالم نے اُسے کھینچ کے خود پر گرایا۔

اس کی سلکی زلفیں عالم کے چہرے پر گھری گھٹا کی طرح چھا گئیں تو عالم آنکھیں بند کر کے اُن کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔

پھر عالم نے اچانک آیت کو نیچے کیا اور خود اوپر آیا۔

اُس نے آیت کی گردن میں چہرہ چھپائے لمبی سانسیں لیں پھر اُس کی گردن کو دانتوں سے ہلکا سا کاٹ کر دیوانہ وار اُس کے چہرے پر اپنی شدتیں دکھانے لگا۔

تبھی شاہ ویر نے غصے سے اٹھ کر آیت کے بال اپنی ہاتھوں میں پکڑ کر کھینچے تو آیت تکلیف سے چیخ اٹھی۔

"بابا دونت شیئل مائے لوّود مم"

شاہ ویر ناراضگی سے بولا۔ عالم نے اُس کے ہاتھوں سے آیت کے بال چھڑوائے۔

"عالم میں بتا رہی ہوں آپ کو آگر اس کی یہی حرکتیں رہیں تو مار کھائے گا یہ مجھ سے"

آیت نے غصے سے کہا جبکہ عالم نے شاہ ویر کو پیار کیا۔ تو وہ بھی خوش ہوتا اُس کی گود میں چڑھ گیا۔

"حریم کہاں ہے"

عالم کے سوال پر آیت کو افسوس ہوا۔

"وہ نیچے لون میں ہے ماما اور تائی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔کبھی عرشمان کے لئے بھی پوچھ لیا کریں۔۔۔وہ بھی آپ کا ہی بیٹا ہے۔۔عالم اگر کسی ایک بچے سے ناانصافی کی جائے تو بچے کے زہن پر گہرا اثر پڑتا ہے۔۔بے شک میں اُس سے بہت پیار کرتی ہوں لیکن جب بھی وہ آپ کو ان دونوں کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اُداس ہوجاتا ہے۔۔۔پلیز عالم یوں مت کیا کریں"

آیت نے سنجیدگی سے عالم کو سمجھایا تو اُسے بھی احساس ہوا وہ واقعی عرشمان سے نہ انصافی کرجاتا تھا۔

"تم کپڑے نکال دو میرے میں شاور لے کر نیچے جاتا ہُوں"

عالم کی بات پر آیت نے اس کے کپڑے نکال کر اسے دیے اور خود شاہ ویر کو تیار کرنے لگی تھی۔

- -

عروش اپنے بچوں اور شوہر کے ساتھ حویلی پہنچ گئی تھی۔

وہ سب ابھی کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو عالم اور حدید کو باتیں کرتا دیکھ آیت اور عروش باہر لون میں آگئیں جہاں منال اور حریم گھاس پر بیٹھیں اپنے ٹوائز سے کھیل رہی تھیں اور باقی تینوں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

وہ بھی کرسیاں سمبھال گئیں۔ آج موسم بہت پیارا تھا آسمان گھرے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ہر طرف ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔

"آیت بس بھی کر دو یار اور کتنے بچے پیدا کرنے ہیں تم نے"

عروش کی بات پر آیت شرما کر نظریں جھکا گئی۔ لیکن پھر خود کو کمپوز کر کے بولی۔

"میں کیا کر سکتی ہوں تمہارے لالہ میری سنتے ہی کہاں ہیں"

آیت نے بے بسی سے کہا۔

ہمم لالہ بھی نہ بس۔۔۔۔ خیر چھوڑو میں جانتی ہوں تم بھی بے بس ہو۔۔۔ میں تو بس "اس لیے کہہ رہی تھی کہ تمہیں مشکل ہوگی سب کو سنبھالنے میں"

عروش نے جواب دیا۔ تبھی عرشمان کے رونے آواز آئی تو وہ دونوں اُس کے پاس بھاگیں۔

وہ شاید کھیلتے ہوئے گر گیا تھا اور پتھر سر میں لگنے کی وجہ سے اس کا سر پھٹ چکا تھا۔

اُس کے سر سے تیزی سے خون بہتے دیکھ آیت نے اپنا دوپٹہ اتار کر اُس کے سر پر باندھا۔

عروش اندر سے عالم کو بلا لائی۔

تو عالم نے تیزی سے آکر عرشمان کو اپنی گود میں اٹھایا جو اب بیہوش ہو چکا تھا۔

عالم اُسے لے کر گاڑی میں آیا تو آیت بھی جلدی سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی۔ عالم نے عرشمان اُس کی گود میں ڈالا اور خود کار سٹارٹ کی۔

عروش نے آیت کو اپنا دوپٹہ پکڑایا تو عالم نے اُس کے گرد لپیٹا کیونکہ اُس کے ہاتھوں میں عرشمان تھا۔

عالم نے تیزی سے گاڑی حویلی سے نکالی۔

آیت عرشمان کا چہرہ تھپتھپا کر اُسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔

عالم نے اُسے واٹر بوتل اٹھا کر دی۔

آیت نے چند قطرے عرشمان کے چہرے پر چھڑکے تو اُس نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر آیت کو دیکھا۔

"مم۔۔۔۔۔ماما"

اُس کی آواز پر آست اُیں کے چہرے پر جھکی اُس کا چہرہ محبت سے چومنے لگی۔

"جی ماما کی شب شے پالی، شب شے چھوتی شی جان"

آیت نے لاڈ سے کہتے اسے اپنے کندھے سے لگایا تو عرشمان بھی اُس کے گلے میں بانہیں ڈال کر آنکھیں بند کر گیا۔

عالم نے گاڑی ہاسپٹل کے باہر روکی اور آیت کی طرف آکر عرشمان کو اپنی گود میں لیا تو آیت بھی دوپٹے سے چہرہ کور کر کے باہر ائی۔

اب وہ لوگ ڈاکٹر کے کمرے میں موجود تھے ڈاکٹر کب سے عرشمان کے سر پر سٹچیز لگانا چاہ رہا تھا لیکن آیت کی طرح اُس کی بھی ضد تھی کہ اُسے کچھ نہیں کروانا۔

آخر عالم نے اُسے نہ مانتے دیکھ زبردستی اُسے بیڈ پر لٹایا اور ایک ہاتھ سے اُس کے دونوں ہاتھ اور دوسرے ہاتھ سے اُس کی ٹانگیں سختی سے پکڑیں۔

وہ روئے جا رہا تھا لیکن عالم نے ڈاکٹر کو اشارہ کیا تو وہ آگے بڑھ کر اپنا کام کرنے لگے۔

آیت سے عرشمان کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی تو وہ انکھوں میں آنسو لیے رخ موڑ کر بیٹھی تھی۔

ڈاکٹر نے پٹی کر دی تو عالم نے اُسے اٹھایا اور ڈاکٹر سے میڈیسن لے کر آیت کو لیتا باہر آیا تھا۔

وہ لوگ حویلی پہنچے تو سب پریشانی سے اُن کا انتظار کر رہے تھے وہ اندر آئے تو سمن شاہ نے جلدی سے عرشمان کو عالم سے لیا۔

سب اُسے پیار کر رہے تھے۔

پھر کچھ دیر بعد عالم اُسے کمرے میں لایا اُسے میڈیسن دی پھر آیت نے اُسے اپنی گود میں سلایا۔ جب وہ گہری نیند میں سو گیا تو آیت اُسے بیڈ پر لٹا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ عالم بھی تھک چکا تھا تو وہ بھی سو گیا۔ جبکہ آیت لائٹ آف کرتے دروازہ بند کر کے باہر آ گئی تھی۔

- -

رات کو آیت روم میں ائی تو عالم سنجیدہ سا صوفے پر لیپ ٹاپ میں مگن بیٹھا تھا۔ آیت بھی کا کے اُس کے پاس بیٹھی۔

عالم نے ایک نظر اُس کی طرف دیکھا پھر دوبارہ سکرین کی طرف متوجہ ہوا۔

"کچھ کہنا ہے"

عالم کے سوال پر آیت نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"عالم میں مزید بچے افورڈ نہیں کر سکتی"

آیت کی بے بس سے آواز پر عالم نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور آیت کو کھینچ کر اپنی گود میں بٹھایا۔

آیت شرما کے نظریں جھکا گئی تو عالم دلکشی سے مسکرایا۔

"لیکن میرا تو ابھی رکنے کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں ہے"

عالم شرارت سے بولا جبکہ اُس کی انگلیاں بے باکی سے اُس کی کمر پر رینگ رہی تھیں جو آیت کو مزید بوکھلانے پر مجبور کر رہی تھیں۔

لیکن عالم سب مجھ پر ہنستے ہیں کہ تم ہر سال پریگنینٹ ہو جاتی ہو اور اس بار تو ڈاکٹر نے بھی "مجھے کہا تھا آیت اب بس کرو تمہاری صحت خراب ہو رہی ہے

آیت نے آخر میں جھوٹ کا سہارا لیا تو عالم نے اُسے گھورا۔

"پریشان مت ہو نیکسٹ ٹائم ہم کسی اور ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں گے"

عالم کی بات پر آیت بے بسی سے رونے والی ہو گئی۔

"میں بھی تو انسان ہوں نا میں کیسے سمبھالوں گی اتنے بچے"

آیت نے اُس کے سینے پر سر ٹیکاتے ہوئے کہا تو عالم نے اُس کے بال سہلائے۔

"اچھا اب اس کے بعد تین چار سال بعد پلین کرلیں گے ناں نیکسٹ بے بی"

عالم نے شرارت سے کہا تو آیت نے اس کے سینے پر مکے برسائے۔

عالم میں بتا رہی ہوں آپ کو یہ لاسٹ بے اس کے بعد آپ بلکل مجھے تنگ نہیں کریں گے"

آیت نے اُسے دھمکی دینے کے لہجے میں کہا تو عالم نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔

"ایک کس کردو پھر جو تم کہو گی وہی ہوگا"

عالم کی بات پر آیت نے نفی میں سر ہلایا۔ تو عالم نے بیڈ کی طرف دیکھ کر معنی خیز اشارہ کیا تو آیت شرما دی۔

"کر رہی ہو یا"

عالم کی بات ابھی بیچ میں ہی تھی کے آیت نے اُس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور آہستہ سے چہرہ اُس کے قریب کیا۔

آیت نے نرمی سے اُس کے لبوں کو اپنی ہونٹوں سے چوما اور ابھی وہ پیچھے ہوتی کے عالم نے اُس کی گردن اور بالوں اور اپنے ہاتھوں سے دباؤ دیا۔

عالم شدت سے اُس کے ہونٹوں کو چوسنے لگا آیت بھی کچھ دیر بعد اُس کے ہونٹوں پر بوسے دے رہی تھی۔

تبھی دھاڑ سے دروازہ کھول کر شاہ ویر اندر آیا۔ اُن دونوں کی پوزیشن دیکھ کر وہ غصّہ ہو کر اُن کی طرف آیا۔

آیت شرماتی ہوئی پیچھے ہوئی۔ لیکن عالم نے ابھی بھی اُسے گود سے اٹھنے نہیں دیا تھا۔

"بابا اتش چیتنگ"

(بابا اٹس چیٹنگ)

وہ منہ بسور کر بولا تو عالم نے مسکرا کر اُسے پاس بلایا۔

وہ بھی بھاگ کر عالم کے پاس آیا اور آیت کے دوپٹے سے عالم کے ہونٹ صاف کرنے لگا آیت نے کوفت سے اُس کی حرکت دیکھی جو عالم کے ہونٹوں سے آیت کا لمس مٹانا چاہ رہا تھا۔

عالم شاہ ویر کی آنکھوں میں سنجیدگی دیکھ کر عالم نے بھی اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

اُس کے ہونٹ اچھے سے صاف کر کے شاہ ویر نے غصے سے آیت کو دیکھا۔

"مم۔۔۔ یو آر شیتینگ ایت مائے پلیش"

(مم۔۔۔ یو آر سیٹینگ ایٹ مائے پلیس)

شاہ ویر کی بات پر آیت غصے سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھی تو شاہ ویر خوش ہوتا عالم کی گود میں چڑھا۔

"مم۔۔۔ میں بابا شات شوداؤں گا۔۔۔ آپ نانو اول مان پاش شودائیں"

شاہ ویر کی بات پر آیت نے عالم کو گھورا تھا۔

"ویر مائے پرنس ماما ادھر سوئیں گی تب ہی آپ کو پالے پالے سبلنگز ملیں گے"

عالم نے اُسے لالچ دی جبکہ آیت شرم سے سرخ ہوئی۔

"بابا بت مدے مان جیشے شبلنگ نئی چائیں"

"بابا بٹ مجھے مان جیسے سبلنگ نہیں چاہیئں"

اُس کی اس بات پر آیت تپی۔

"شاہ ویر اٹھو نانو کے روم میں جاؤ اور سو جا کر"

آیت سختی سے بولی تو عالم نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو بھی تھا آیت نے کبھی بچوں سے یوں بات نہیں کی تھی۔

"مم۔۔۔ آپ نانو پاش دائیں میں بابا پاش شوداؤں دا"

(مم۔۔۔ آپ نانو پاس جائیں میں بابا پاس سو جاؤں گا)

شاہ ویر کی بت پر آیت نے اُسے اٹھایا اور نیچے کھڑا کیا۔

"چلیں جائیں اب بس بہت لاڈ کر لیے آپ نے بابا سے"

آیت سختی سے اُسے آنکھیں دیکھاتی بولی۔

"مدے نئی دانہ نئی دانہ نئی دانہ"

وہ چیخا تو آیت کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا تھا۔

ابھی وہ شاہ ویر کو لگتا کے راستے میں ہی سختی سے عالم نے تھام لیا۔ آیت نے عالم کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں شدید غُصہ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"شاہ ویر نانو کے پاس جائیں آپ"

عالم روعب سے بولا تو شاہ ویر دروازہ بند کر کے باہر بھاگ گیا۔

"دماغ درست ہے تمہارا۔۔۔ فضول میں کیوں پینک ہو رہی ہو تم"

عالم نے غصے سے اُسے قریب کھینچ کر کہا تو آیت خوف زدہ ہوئی۔

"آپ دیکھ نہیں رہے تھے وہ مجھ سے بدتمیزی کر رہا تھا"

آیت کی بات پر عالم نے اُسے دیکھا۔

"بدتمیزی وہ نہیں تم کے رہی تھی۔۔۔۔۔ آرام سے بھی سمجھا سکتی تھی تم۔۔۔ میں نے منع کیا ہوا ہے ناں کہ بچوں پر سختی مت کیا کرو"

عالم کی بات پر آیت خود کو اُس سے الگ کرتی بیڈ پر ائی اور لائٹ آف کر کے اپنی سائڈ لیٹ گئی۔

عالم بھی اُس کے پاس آلیٹا اور اُسے بانہوں میں بھرا۔

آیت میری زندگی بچوں کو یوں نہیں ڈانٹتے یار اور میں شاہ ویر کو سمجھاؤں گا وہ تم سے "بدتمیزی نہیں کیا کرے"

عالم نے اُس کی ناک چوم کے کہا تو آیت کو بھی احساس ہوا کے وہ یونہی غصّہ ہو رہی تھی۔

عالم آہستہ آہستہ اُس کے وجود میں گم ہوتا جا رہا تھا سب کمرے میں اُن دونوں کی گہری سانسیں اور عالم کی محبت بھری سرگوشیاں گونج رہی تھیں۔

ختم شدہ